بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ

تو براوج فلک چہ دانی چیست — چون ندانی کہ در سرائے تو کیست

مدعی مجددیت کے دعاوی باطلہ کی تردید اور اعتراضات واہیہ کا الزامی جواب مسمی بہ

سیف النقی

علی

راس الشقی

جسکو جناب فضیلت مآب مولانا محمد نقی صاحب اجمیری ادام اللہ فضلہم نے تالیف فرمایا
حسب فرمایش جناب مکرم و محترم ابو الظفر مولانا محمد اختر حسن سہسوانی دام مجدہم

(بندہ حقیر سید محمد جعفر علی حنفی القادری عفی عنہ نے)

محمد فخر الدین صاحب کے فخر المطابع واقع لکھنؤ میں چھپوایا

تقریظ فاضل یگانہ ادیب اریب جناب مولانا مولوی سید محمد جعفر علی صاحب نگینوی دام اللہ فیوضہم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی زالت مجددیتہم نے تفریق بین المسلمین مین جو کچھ زور لگا رکھا تھا اور ہندوستان مین جیسا کچھ وُنا مچا یا تھا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ کبھی نذر خریت سے کفر کے فتوون کا ہار گلے مین ڈالکر آتے تھے کبھی مدینہ منورہ سے عریضے دکھلا کر لوگون کو دھوکہ مین ڈالتے تھے اپنی تعریف و توصیف سے بخت سیاہ کی طرح صفحہ کے صفحے سیاہ کر دیتے تھے اور علماء دین اور بزرگان اہل حق کی نسبت عجیب عجیب بہتان اور طرح طرح کی گالیان۔ بڑی رنگ آمیزی سے شائع کرتے تھے۔ اہل حق کے خدام اپنے بزرگون کی نسبت بے سروپا اتہام اور لغو گالیان سُنتے سُنتے تنگ ہوگئے تھے۔ گو اُنکے کسی اعتراض کو بلا جواب نہیں چھوڑا گیا لیکن چونکہ ان صاحبون کے خیال مین سیدھا سچا تحقیقی جواب تو جواب ہی نہیں سمجھا جاتا۔ اور گالیون کا جواب گالیان دینا اہل حق پسند نہ کرتے تھے لہذا نہایت رعونت سے نعرہ انا ولا غیری لگا کر کہتے تھے کہ کوئی جواب ہی نہیں دے سکتا آخر ہر فرعونے را موسےٰ۔ محقق بے بدل فاضل اجل مولانا محمد تقی صاحب احمبری نے اِس طرف توجہ فرمائی اور خود جناب مجددیت مآب بریلوی صاحب کے دادا پیر اور چچا پیر اور استاذ الاستاذ اور پیر بھائیون کے کلام ہدایت نظام سے بریلوی صاحب کے اقوال باطلہ کی پوری تردید اور عقائد فاسدہ کی بیخ کنی کردی اور دکھلا دیا کہ ان مسلم و مقبول و متفق علیہ بزرگون کے اقوال سے [illegible] کو مجال انکار نہیں مجدد صاحب زعمی اور ان کے ہوا خواہون کی [illegible] معرفت تکفیر ہوتی ہے اور اہل حق کے عقائد حقہ کی پوری تائید۔ آپ دوسرون فکر مین مکہ مدینہ جاتے ہین گھر مین نہیں دیکھتے کہ بزرگان خاندان آپکی نسبت کیا فرماتے ہین ؎

چون ندانی کہ در سرائے کیست		تو بر اوج فلک چہ دانی چیست

اگر کچھ بھی انصاف ہو تو آپ مجددو منتہ خاصرہ صاحب عقاید باطلہ سے توبہ کر کے انہیں بزرگون کے ہم عقیدہ ہو جاوین۔ لیکن یہ امید کہان۔ جب جہالت ورعونت کے پردے پڑے رہے ہون۔ فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور۔

اب ہم دعا کرتے ہین کہ حق تعالے مؤلف علام کو جزائے خیر عطا فرماوے اور ہم سب اہل اسلام کو ثبات علے الصراط المستقیم نصیب فرماوے۔ آمین

نیاز مند
سید محمد جعفر علی
نگینوی
عفی عنہ

	اعلان	

بندہ کے موفت رسالہ سیف النقی علی راس الشقی بھی مل سکتا ہے قیمت (۲۰؍) اور مولانا محمد اشرف علی صاحب وغیرہ بزرگان دین کی جملہ تصانیف بھی مل سکتی ہین راقم بندہ سید اصغر حسین عفی عنہ مدرسۂ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

بشکریہ: غلام یاسین نقشبندی



مفید الوارثین

میراث المسلمین کی شرح ۲۳۲ صفحہ کی قابل کتاب

جسکے طبع ہونیکا بہت سے حضرات کو انتظار تھا اور جسکی طلبی مین دو سال سے متعدد خطوط آرہے تھے اہل مطبع کی وعدہ خلافیونکی وجہ سے اب عرصہ بعید کے بعد چھپکر تیار ہوئی ہو جو نہایت مفصل و طویل عام فہم کتاب ہو۔ اسمین میراث المسلمین کے تمام مضامین کو کامل تشریح اور وضاحت سے لکھدینے کے علاوہ علم فرائض کے فضائل اُسکی حقیقت اسلام سے پہلے میراث تقسیم ہونیکا دستور۔ میراث کی ابتدا اُسکے احکام نازل ہونے کے قصے۔ تجہیز و تکفین کا بیان۔ مریض کے اقرار اور وصیت و قرض و طلاق و مہر وغیرہ کا ایسا مفصل بیان جو کسی اُردو کتاب مین موجود نہین۔ تمام وارثون کے مفصل حصے اور میراث جدات (یعنے نانی دادی) کی بمثل تفصیل و تشریح مع عام فہم نقشون اور فہرستون کے بعض علمی فائدے۔ مثلاً والدہ کا حصہ والد سے کم کیون ہے۔ جا بجا عام فہم مثالین۔ عصبات کی تفصیل اور نقشے ہر قسم کے وارثون کا نقشہ مع دلیل شرعی، ذوالارحام کے مختصر صاف اور عام فہم نقشے اور شجرے شریک اور مستقل وارثون کا بیان۔ حاجب۔ محجوب۔ مفقود۔ موجود۔ محروم۔ وغیرہ کا مستقل بیان۔ ہر ایک وارث کے حالات کو تین تین دفعہ مختلف طریقون سے سمجھا دیا ہو تاکہ بہت کم استعداد کے مسلمانون کو بھی نفع پہونچے۔ چھہ نقشے نہایت محنت سے مرتب کر کے لگائے ہین معمولی استعداد کا شخص اس کے مطالعہ سے ہزارہا مسائل بتلانے پر قادر ہوجاتا ہے طالبعلمان عربی کے لیے بھی یہ کتاب بہت مفید ہے۔ تمام قواعد اور مسئلے نکالنے کا طریقہ اس سے بسہولت معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کے چھہ حصے ہین کل حصے ایک جگہ اعلیٰ درجہ کی صحت اور صفائی سے نہایت عمدہ کاغذ پر طبع کیے گئے ہین قیمت ایک روپیہ [illegible] حصہ چہارم علیحدہ بھی چھپا ہو قیمت [illegible] یہ کتاب دو جگہ سے مل سکتی ہے

مولوی سید اصغر حسین صاحب مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

خادم العلماء بندہ حافظ محمد عبد الغفور تاجر دھالگر ٹولہ شہر جونپور



بسم الله الرحمٰن الرحیم

حمد باری تعالے

حمد وافر خالق دارین را
کرد گو از کاف و نون کونین را

نے از کس زاید و نے زو کس
خالق انسان و جن و سنگ و خس

نے بود اندیشه از دشمنش
نے بگیرد خاطر فکر دامنش

نے بود شخص مجسم همچو کس
ظاهر و پنهانست چون بانگ جرس

انتظام جمله عالم دلپذیر
هست باید بے مشیر و بے وزیر

جرم بخش و عیب پوش بے نیاز
بندگان را گاه و بیگه چاره ساز

ابتدا باشد نه او را انتها
نے درو گنجایش چون و چرا

همچو احمد پیشوا ما سوره کرد
ظلمت کفر از جهان او دور کرد

احمد مرسل حبیب ذو المنن
نور حق شمس الضحیٰ بدر الحسن

دور رفته در زمان از نه طبق
از همه پیشینیان برده سبق

نور ذاتش گر نه بودے آدم بدے
خاک مسجود ملائک کے شدے

از ازل او را محمد نام کرد
بر حبیب خود ثنا اتمام کرد

سے نامش شنو ای حق شناس
صیغه مفعول باشد در قیاس

حمد کرده گشته آمد در کلام
وصعت او باشد ازین واضح تمام

میم اول چون بود بر اسم او — ہست زو مقصود معشوق نکو
سید ہا از حبیب حق خبر — رمز محبوب ست از میم دگر

آخر نامش چو آمد حرف دال
دال باشد دوست او را لا محال

تحفۂ بر روے فرستم از درود — شافع خود آورم پیش ودود
بر محمدؐ باد و بر اصحاب او — ہم باہل بیت و بر احباب او

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے نگہ دارندۂ بدر الحسن — بر درت آمد فقیر ذو المحن
عاصیٔ مغموم را دل شاد کن — از ہموم دنیوی آزاد کن
دولت ایمان عطا کن در حیات — رحمت خود بذل فرما در ممات
سایۂ زلف محمدؐ کن عطا — بخش جایش پہلوئے آل عبا
از عذاب گور ہم بخشش امان — کلمہ کارم راست گردان در زبان
جرم و عصیان را نمیدانم شمار — از ندامت ہست چشمم رود بار
ہست امیدم ز لطفت اے کریم — رحم و بخشایش بود کار رحیم
ہر یکے کارے کند در خورد خویش — نیک نیکی سازد و بد زشت کیش

خاصۂ انسان بود جرم و گناہ
عفو و آمرزش سزاوار آلہ

امابعد- احقر ازلی محمد نقی علی حنفی قادری اجمیری عرض کرتا ہے کہ چند رسالے میری نظر سے گذرے جیسے حسام الحرمین- الملاک لوہابیین- ازالۃ العار الکوکبۃ الشہابیہ- اُنمیں مولوی احمد رضا خانصاحب مفتی بریلوی نے علماے دین- فقہا و محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو جنکی دینداری کا جہانمیں ڈنکا بج رہا ہے- الزامات واہیات لگا کر کافر لکھا ہے لہذا خادم قوم نے محض احقاق حق و ابطال باطل

تصور کر کے جواب الزامی قلمبند کیا مجیب الدعوات مقبول انام فرمائے عوام کالانعام کو ضلالت وغوایت سے بچائے ؎ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

مفتی صاحب بریلوی۔ حسام الحرمین عربی مطبوعہ بریلی ص۳۔ از سطر ۱۴۔ تا آخر مین اس طرح فرماتے مین۔ عبارتہ۔ وصورة فتیا رشید احمد الکنکوہی فی قولہ اغرافیا والبراہین القاطعہ حقیقۃ لہ ونسبتہ لتلمیذہ خلیل احمد الانبیتی وحفظ الایمان لاشرف علی التانوی معروضات۔ مضروب بخطوط ممتازۃ علی علی عباراتہا المردودات۔ بل ہم فی کلماتہم ہذہ منکرون لضروریات الدین فان کانوا وکانوا کفار امرتدین فمل یفترض علی المسلمین اکفارہم کسائر منکری الضروریات۔ الذین قال فیہم العلماء الثقات۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

جوابہ۔ جن عبارات کو۔مردودات اور منکرون لضروریات الدین۔ کر کے لکھا ہے مفتی بریلوی کو ضروری امر ہے کہ پہلے اُن عبارتون کو نقل کرے اور ان سب علمائے دین کا ضروریات دین سے منکر ہونا ظاہر کرے تاکہ حق و باطل مین تمیز ہوجاتا اور پڑھنے والے پرکھ لیتے۔ اور جملہ ہذا۔ اکفارہم کسائر منکری الضروریات۔ کی تشریح کی ہوتی کہ وہ کونسے کفریات ہین۔ اور اس جملہ سے۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

بقول مفتی صاحب بریلوی کے اُنکے والد بزرگوار مولوی نقی علیخانصاحب کیا سمجھے جائینگے جنھون نے حضرت مولانا الحاج مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو علمائے دین ومومنین صادقین مین شمار کیا ہے دیکھو تحفۃ المقلدین مطبوعہ صبح صادق سیتاپور ص۱۵

قولہ مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی علمائے دین اور مومنین صادقین مین سے ہین۔

اور جناب مولانا بالفضل اولنا مولوی حکیم حاجی سید محمد بدر الحسن صاحب ابوالسنین سہسوانی مفتی بریلوی کے پیر بھائی گلزار شریعت مطبوعہ بمبئی ص۱۴۳ مین ارشاد فرماتے ہین

قولہ عالم محمد۔ فاضل مجید عارف مستند۔ مصدر خلق وتودد مظہر حلم وتفقد مقبول بارگاہ صمد حضرت مولنا بالفضل اولنا مولوی حاجی محمد رشید احمد صاحب مدظلہم اللہ الاحد الی یوم الابد کو حقیقۃً عالم باعمل کہنا بجا ہے۔ اور فقیہ بے بدل لکھنا زیبا۔ جس نے نور توحید پھیلایا

حق کو حق باطل کو باطل کر دکھایا۔ احکام شریعت مین محال عقلی سے بیزار۔ اطاعت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین محال عادی سے عار خدا کے قدیر کو قادر برحق سمجھنا جنکا عرفان۔ وہو علی کل شئی قدیر جنکا ایمان۔ مریدون کے رہنما۔ مسلمانون کے پیشوا۔ بیماران جہالت کے مسیحا۔ کشتی اسلام کے ناخدا۔ عارف باخدا۔ کبر دریا سے جدا جنکے اسم گرامی کا حرف حرف کمالات صوری ومعنوی پر دال۔ اِس اخبث ارذل سے اُنکے اوصاف حمیدہ قوت سے فعل مین آئین کیا مجال۔ رای مہملہ رموز عرفانیہ سے مالا مال شین شرف شریعت سے نہال۔ یای مثناۃ تحتانیہ یاد الٰہی مین مصروف۔ دال اول درود خوانی مین مصروف۔ الف سے احسان کلی عیان۔ حای حطی مین حب الٰہی بنہان۔ میم سے شان مقبولیت پیدا۔ دال ثانی سے دلداری خلایق ہویدا۔ الحق ؎

دین کے رہنما رشید احمد
میرا مولےٰ رشید ہے واللہ
لاکھ جھک مارے بدحتی حاسد

حق پسند حق نما رشید احمد
جس کا ہین پرتوا رشید احمد
ہین حبیب خدا رشید احمد

چرخ عرفان کے ماہ کامل ہین
جبدہ ہین مہ لقا رشید احمد

اب دیکھین ان پیر بھائی صاحب کے بارہ مین مفتی صاحب بریلوی کیا حکم لگاتے ہین سخت تعجب ہے کہ جناب مفتی صاحب بریلوی کو حضرت نبی آخر الزمان کے فرمان۔ واجب الاذعان کا ذرا خیال نہین ہے۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من دعا رجلاً بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ ترجمہ روایت ہے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ قائل پر لوٹ آتا ہے۔

اور مولوی نقی علیخان صاحب والد ماجد مفتی صاحب بریلوی کے ہدایۃ البریہ مطبوعہ صبح صادق سیتاپور ص۳۳ سطر۱۰ مین فرماتے ہین۔

قولہ مسلمان کی لعنت کرنے والے کی نسبت وارد ہوا اگر وہ مستوجب اُسکا نہین اُسیپر

لعنت لوٹ آتی ہے اور یہی مضمون تکفیر مسلمان کے بارہ مین آیا ہے - اور ص۲۱ سطر ۱۵ مین لکھتے ہین -

قولہ اے احمق اپنے عیب نہ دیکھنا اور لوگون کے عیوب پر نظر کرنا کمبخت ہوا ہی بلکہ مسلمان حکم آئینہ مین ہین وہ تیرے عیب ہین جو انمین دیکھتا ہو ۔۔۔ تو تا ہو تجھے مسلمانون پر طعن وتشنیع اور انکی عیب جوئی مقصود نہین بلکہ صرف خیرخواہی و نصیحت منظور ہے لیکن تجھے تیرے مکر و فریب وحیلہ و دغا سے سخت اندیشہ ہی شاید اس پردے مین اپنا کام نکالتا ہو -

اب اسکا فیصلہ مفتی صاحب بریلوی کے سپرد کر دیا گیا کہ بقول مولوی نقی علی خانصاحب کے کیا کیا بن گئے یا وہ بقول مفتی صاحب کے کس خطاب کے مستحق ہوگئے - اور خود مفتی صاحب بریلوی الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ - مطبوعہ بریلی ص۵۶ مین فرماتے ہین -

عبارۃ اور اگر کوئی واعظ کلمہ کفر بولے اور لوگ اوسے قبول کرین توسب کافر ہون - اور ص۳۱ مین لکھتے ہین -

من تلفظ بلفظ الکفر الی قولہ وکذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ او رضی بہ یکفر **ترجمہ** از مفتی صاحب - جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا اسیطرح جو اُسپر ہنسے یا اُسے اچھا سمجھے یا اُسپر راضی ہو کافر ہوجاوے

اور مفتی صاحب بریلوی نے اسی ص۳۱ پر ایک حدیث شریف کا ترجمہ لکھا ہے -

(**ترجمہ**) یعنے جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے اُن دونون مین سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اُسی کہنے والے پر پلٹ آئیگا -

جواب یہ اللہ جلشانہ وعز اسمہ کی قدرت ہی کہ اس ترجمہ مین جناب مفتی صاحب بریلوی نے محض کلمہ گو کی قید لگائی ہی اس اصول پر یہ سب علمای دین بدرجہ اولی مومن ہین کہ خود کلمہ گو تھے اور ہزارون بندگان خدا کو کلمہ گو بنا دیا اور اُسپر عامل کر دیا - اب دیکھیں مفتی صاحب حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے والد ماجد - حتی کہ اپنی ذات شریف کے حق مین کیا حکم لگاتے ہین -

مفتی صاحب بریلوی حسام الحرمین ص۶ مین لکھتے ہین - **عبارۃ**

ومنہم الوہابیۃ الامثالیۃ والخواتمیۃ وقد قصصنا علیک قوالہم وشانہم وانہم کانوا وبانوا فیما قبل وہم مقتسمون الی الامیریۃ نسبۃ الی امیر حسن وامیر احمد السہسوانیین ۔ والنذیریۃ المنسوبۃ الی نذیر حسین الدہلوی ۔ والقاسمیۃ المنسوبۃ الی قاسم النانوتی صاحب تحذیر الناس وہو القائل فیہ لو فرض فی زمنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بل لو حدث بعدہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبی جدید لم یخل ذلک بخاتمیتہ وانما یتخیل العوام انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین مع انہ لا فضل فیہ اصلا عند اہل الفہم الی آخر ما ذکر من الہذیانات ۔ وقد قال فی التتمۃ والاشباہ وغیرہما اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات اھ النانوتی ہذا ہو الذی وصفہ محمد علی الکانپوری ناظم الندوۃ الحکیم الامۃ المحمدیۃ فسبحن مقلب القلوب والابصار ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار العزیز الغفار فہولاء المردۃ المریدۃ الخناس مع اشتراکہم فی تلک الداہیۃ الکبری یفترقون فیما بینہم علی آراء یوحی بہا الیہم الشیطان غرورا وقد فصلت فی غیر ما رسالۃ ۔

جواب ۔ ان عبارتوں میں سوا سب و شتم کے ادلہ کاملہ قلمبند نہیں ہیں ورنہ ان علمای دین کی عبارتیں مرقوم ہوتیں لہذا دعوی بے دلیل و تحریر بے ثبوت مردود ہے لہذا ہم بھی اسطرف سے عنان قلم کو پھیرتے ہیں اگر ناظرین کو اسی بحث کا دیکھنا منظور ہو تو رسالہ سوط الابرار علی ظہر الفجار ۔ مطبوعہ کانپور ۱۳۱۵ھ مصنفہ حضرت مولانا الحاج حکیم مولوی سید محمد بدر الحسن صاحب بوالحسن سہسوانی کو ملاحظہ فرماویں ۔ جو مفتی صاحب بریلوی کے پیر بھائی اور یکجان دو قالب ہیں ہم اس مقام پر صرف ایک فتوی اور کچھ عبارت اسعد للا سوط الابرار کی نقل کرتے ہیں ۔ قولہ ۔ استفتا ۔ کیا فرماتے ہیں علمای دین اور مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ زید کہتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی کو قدرت نہیں کہ مثل آنحضرت صلعم کے پیدا کر سکے اور عمرو کہتا ہے کہ اللہ تعالی کو قدرت تو ہے مگر موافق اپنے وعدہ کے پیدا نہ کریگا ان دونوں میں کون سچا ہے اور یہ اعتقاد جو زید کا ہے کیسا ہے اور زید کو کیا سمجھنا چاہئے ۔ بینوا توجروا ۔

الجواب ۔ زید جھوٹا ہے اور دعوی اسکا خلاف عقائد مسلمین کے ہے اور عمرو سچا ہے اور عقاد

زید کا گمراہی ہے اور ایسے شخص کو گمراہ و اہل بدعت سے سمجھنا چاہیے اور ایسے شخص کے کفر
و عدم کفر مین علما مختلف ہو رہے ہین اور قریب بکفر ہونے مین کچھ شبہ نہین ہے اب ہم
مخالفین سے ایک سوال کرتے ہین کہ آپ کے نزدیک خاتم النبیین کلی ہے یا جزئی اگر کلی
ہے تو اسمین ہزارون آنِ واحد مین شریک ہو سکتے ہین اور اگر جزئی ہے تو جس آن مین
حضرت خاتم النبیین ہوئے اُس آن مین مثل اس ختم نبوت کا دوسرے شخص کو ملنا ممکن تھا
اسواسطے کہ۔ مثل الممکن ممکن والقدرۃ علی مثل الشئی کالقدرۃ علیہ کما سلف۔ پس مثل حضرت
رسالتمآب صلعم کا ممکن ہے اور انصافاً ملاحظہ ہو کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے مروی ہے۔ ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراہیم کابراہیمکم
وعیسیٰ کعیسٰکم و نبی کنبیکم۔ اور ابن حجر عسقلانی نے جن سے استحسان مولد مین سند لاتے ہین
اور اکابر اہل سنت مین شمار کرتے ہین فتح الباری شرح صحیح البخاری مین اُسکو نقل کیا ہے۔
اخرج الحاکم فی المستدرک من طریق غنام النخعی عن علی بن حکیم عن شریک عن عطاء بن السائب
عن ابی الضحیٰ عن عبداللہ بن عباس قال فی کل ارض نبی کنبیکم و آدم کآدمکم و نوح کنوح و عیسیٰ
کعیسیٰ و قال صحیح الاسناد۔

اور تفسیر دُرِ منثور مین ہے واخرج عبداللہ بن حمید و ابن الضریس و ابن جریر عن ابن عباس
فی قولہ ومن الارض مثلہن قال لو حدثتکم بتفسیرہا لکفرتم وکفرکم تکذیبکم بہا و رواہ البیہقی فی شعب الایمان
و فی الاسماء والصفات من طریق ابی الضحیٰ عن ابن عباس فی قولہ ومن الارض مثلہن قال سبع
ارضین فی کل ارض نبی کنبیکم و آدم کآدمکم و نوح کنوح و ابراہیم کابراہیم و عیسیٰ کعیسیٰ۔
پس جو شخص اور طبقات زمین مین چھہ شخص مثل جناب رسالتمآب صلعم اور حضرت آدم اور
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام بتادے وہ شخص مطابق
ان احادیث کے صحیح العقیدہ ہے اور یہی عقیدہ صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین و ائمہ
محدثین بلکہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔
اور شاہ حمزہ صاحب الدعا جد امجد میان صاحب پیرزادہ مارہرہ نے جس گھر کے جناب
مفتی صاحب بریلوی غلام ہین دفتر پنجم مثنوی اتفاقی مین تحریر فرمایا ہے۔

در شب معراج دیده مصطفیٰ	صد هزاران اشتران بے انتہا
می روند اینها قطار اندر قطار	لا نہایت روز و شب سبے انتظار
ہست در صندوق بار ہر شتر	یک ازان سود گیر آن سو سر بسر
در ہمہ صندوق یک یک عالمی ست	ہمچو این عالم درانجا کے یکی ست

چون محمد در ہمہ صندوق دان
ہم کلیم اللہ و عیسیٰ اندران

اور تفسیر کبیر مین مسطور ہی - لا نہا تدل علی القدرۃ علی ان یبعث فی کل قریۃ نذیرا مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم - اور کیمیائے سعادت مین حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین جنکی تحریرات جناب مفتی صاحب بریلوی کے نزدیک مسلمات مین سے ہین - سبحانہ تعالیٰ بر امثال آنہا الی غیر النہایۃ قادر ست - اور مکاتیب حضرت عارف منیری رحمۃ اللہ علیہ مین ہی جو مفتی صاحب کے نزدیک بمنزلہ وحی آسمان کے ہے - اگر خواہد در ہر لحظہ صد ہزار چون محمد بیافریند دیکھین مفتی صاحب بریلوی حضرت عبد اللہ ابن عباس اور ابن حجر عسقلانی - اور امام بیہقی اور حاکم اور صاحب تفسیر کبیر و صاحب در منثور و حضرت امام غزالی و حضرت عارف منیری و جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو کیا خطاب عطا فرماتے ہین -

اور سوط الابرار علی ظہر الفجار ص۲۰۱ مین حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی سید محمد بدر الحسن صاحب ابو الحسن حنفی قادری سہسوانی جناب مفتی صاحب کے پیر بھائی ارقام فرماتے ہین -

عبارتہ - اب ہم ضرار الاسلام - اضر المسلمین فاضل بے سر سے ایک سوال کرتے ہین - سوال - خاتم الآیات یعنی جو آیت کہ سب سے بعد کو نازل ہوئی ہے اُسکے مثل پر بھی خدائے قدیر قادر ہے یا نہین اور اول الآیات یعنی جو آیت کہ سب سے پہلے نازل ہوئی ہی اُسکے مثل پر بھی خدائے قدیر قادر ہی یا نہین اور خاتم الافلاک یعنی سب آسمانون سے جو بعد کو پیدا ہوا ہی اُسکے مثل پر بھی خدائے قدیر قادر ہی یا نہین -

اور جناب مولانا بالفضل اولیٰ مولوی حکیم حاجی سید محمد بدر الحسن صاحب ابو الحسن حنفی قادری سہسوانی بدر الہدیٰ مطبوعہ لکھنؤ ص۱۷ مین مولانا صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی

شان اقدس میں ارقام فرماتے ہیں سہ

ہے حسن بدر گر لکھوں اوصاف — لاتعد ہم پہ جن کے ہیں الطاف
جو محمد ہیں دین کے قاسم — فاضل ورہنما ہیں اور عالم
مصطفی مرتضی کے پیارے ہیں — مدرسین وہ تو ہم ستارے ہیں
وصف کیا کوئی کر سکے اُن کا — حق نے بخشا ہی مرتبہ اعلےٰ
خاص نانوتہ جنکا مولد ہے — اُنسے روشن چراغِ احمد ہے
نور وحدت کا اُن پہ طاری ہے — فیض عالم میں اُنکا جاری ہے
جام سُنت پلا دیا ہمکو — کیسا کیفی بنا دیا ہم کو
سینہ سے جب لگا لیا واللہ — رمز معنی سے کر دیا آگاہ
دل تجلی سے ہو گیا روشن — کر دیا سینہ وادی ایمن
وہ مزہ دل کبھی نہ بھولے گا — نخلِ امید پھر بھی پھولے گا

عشقِ احمد سے اب ہوا مسرور
کوئی دم میں یہ بدر ہوگا پورا

اب دیکھیں جناب مفتی صاحب بریلوی ان مولانا صاحب سہسوانی کو جو اُنکے پیر بھائی ہیں - کیا انعام دیتے ہیں۔

اور حسام الحرمین صـ میں مسطور ہی۔ عبارتہ - ومنہم الوہابیۃ الکذابیۃ اتباع رشید احمد الگنگوہی تقول اولاً علی الحضرۃ الصمدیۃ تبعاً لشیخ طائفتہ اسمعیل الدہلوی علیہ ما علیہ بامکان الکذب وقد رددت علیہ ہذیانہ فی کتاب مستقل سمیتہ سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح ومنہم الوہابیۃ الشیطانیۃ کالفرقۃ الشیطانیۃ من الروافض کانوا اتباع شیطان الطاق ہؤلاء اتباع شیطان الآفاق ابلیس اللعین وہم ایضاً اذناب ذلک المکذب الگنگوہی فانہ صرح فی کتابہ البراہین القاطعۃ وما ہی واللہ الا القاطعۃ۔

جواب جناب مفتی صاحب بریلوی جنکا لقب اعلحضرت ہی جسکا ترجمہ بڑے حضرت ہی اور حقیقۃ بڑے حضرت ہیں یہ نہیں خیال فرماتے ہیں کہ قادر ہونا اور بات ہے اور

عادی ہونا دیگر شے ہے خوب فرمایا۔ جناب مولانا بالفضل اولٰنا مولوی حکیم حاجی سید محمد بدرالحسن صاحب ابوالسنن حنفی قادری سہسوانی نے۔

قولہ۔ کیا خدای قدیر اسپر قادر نہین ہے کہ کسی ضار الاسلام اضر المسلمین اضل فی الدین کو سور کتا۔ گدھا۔ الو۔ عورت۔ ہیجڑا وغیرہ وغیرہ بنا دے یا اُسکے فرزند کو سانپ۔ بچھو۔ جن اور اُسکی زوجہ کو بھتنی۔ چڑیل۔ کردے۔ یا دوزخی کو جنتی۔ اور جنتی کو دوزخی۔ نار کو فردوس بہشت کو سقر۔ آدمی کو فرشتہ۔ فرشتہ کو آدمی۔ آسمان کو زمین۔ زمین کو آسمان۔ رات کو دن۔ دن کو رات۔ وغیرہ وغیرہ کردے اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ خدای قدیر کذب پر قادر تو ہے مگر عادی نہین ورنہ خدای قدیر کو مجبور محض ماننا پڑیگا اور یہ صریح کفر ہے ایک سوال ہم اور کرتے ہین کہ کسی ضار الاسلام اضر المسلمین فاضل بے سر کو اپنی مان۔ بہن۔ بیٹی۔ دادی۔ نانی۔ پھوپھی۔ خالہ۔ ساس۔ نواسی۔ کے ساتھ جماع کرنیکی قدرت ہے یا نہین ضرور کہنا پڑیگا کہ قدرت تو ہے مگر محال عادی و محال شرعی ہے۔ کیا کسی ساد ھو بچہ مین یہ قدرت نہین کہ اپنی زوجہ کے ساتھ بجای جماع کے اغلام کرے ضرور کہنا پڑیگا کہ قدرت تو ہے مگر محال عادی و محال شرعی ہے۔ اور حسام الحرمین صفحہ مین مرقوم ہے

عبارتہ۔ ومن کبراء ہولاء الوہابیۃ الشیطانیۃ رجل آخر من اذناب الکنکوہی یقال لہ اشرف علی التانوی صنف رسلیۃ لاتبلغ اربعۃ اوراق وصرح فیہا بان العلم الذی لرسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بالمغیبات فان مثلہ حاصل لکل صبی وکل مجنون بل لکل حیوان وکل بہیمۃ وہذا لفظہ الملعون۔

جوابہ۔ جناب مفتی صاحب بریلوی پر فرض ہے کہ پہلے علم غیب کی تعریف اصول فقہ سے لکھین اگر تعلیم قرآنی کا نام علم غیب ہے تو علی قدر مراتب سب کو حاصل ہے اور جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب کی نہ عبارت نقل کی اور نہ کتاب کا نام معہ مطبع وغیرہ ظاہر کیا محض تبرا گوئی سے کام لیا ہے جو علم و فضل کے منافی ہے حالانکہ جناب مولانا مولوی حاجی حکیم سید محمد بدرالحسن صاحب ابوالسنن حنفی قادری سہسوانی۔ گلزار حقیقت مطبوعہ بمبئی صفحہ مین حضرت مولانا صاحب تھانوی کے شان مین فرماتے ہین۔

مولوی اشرف علی بدر الحسن	شد چو مقبولِ جنابِ ذوالمنن
جانشینِ مسندِ خیر البشر	حق نما و حق نیوش و حق نگر
افتخارِ سالکانِ راہِ حق	علمِ عرفان شد بداتش مستحق
شد چو در بحرِ شریعت آشنا	ساحلش دریافت با صدق و صفا
چون بصحرائے طریقت زد قدم	ساختہ خارِ دوئی را کالعدم
دامنِ توحید را آسان گرفت	آشنا و غیر را یکسان گرفت
سبز گلزارِ شریعت شد ازو	گرم بازارِ حقیقت شد ازو
رازدانِ و واقفِ اسرارِ رب	اللہ اللہ بر زبانش روز و شب

ساختہ طے منزلِ فقہ و ادب
ناظمِ ملکِ شریعت بے تعب

اور جناب مولوی رضا علیخان مفتی صاحب بریلوی کے دادا صاحب ہدایۃ الاسلام مطبوعہ صبح صادق سیتاپور ص۳۰ مین فرماتے ہین۔

عبارتہ۔ حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم غیب بالواسطہ تھا یعنی بذریعہ وحی کے تعلیماً معلوم ہوتا تھا اور یہ علی قدر مراتب سب کو حاصل ہے اور علم غیب مطلق بالذات کا اعتقاد رکھنا مفضی الی الکفر ہے اور نص قطعی کے خلاف ہے اسمین تاویل اور ایرپھیر کرنا بے دین کا کام ہے۔

اور جناب مولوی نقی علی خانصاحب مفتی بریلوی کے والد ہدایۃ البریہ۔ مطبوعہ اللہ ہو ص۱۳ مین فرماتے ہین۔

قولہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب اضافی تھا مطلق و بالذات نہ تھا یہ خاص ہے حق سبحانہ تعالے کے لیے۔

اور جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی مفتی صاحب بریلوی کے دادا پیر۔ خزینۃ الاولیا مطبوعہ کانپور ص۱۵ مین فرماتے ہین۔

قولہ علم غیب صفت خاص ہے رب العزت کی جو عالم الغیب والشہادہ ہے

جو شخص رسول خدا صلعم کو عالم الغیب کہے وہ بے دین ہے اسواسطے کہ آپ کو بذریعہ وحی کے امور مخفیہ کا علم ہوتا تھا جیسے علم غیب کہنا گمراہی ہے ورنہ جمیع مخلوقات نعوذ باللہ عالم الغیب ہو جاویہ۔ باعتبار تحریر مولوی علی نقی خانصاحب مولوی رضا علیخانصاحب و شاہ حمزہ صاحب کے مفتی صاحب بریلوی کچھ اور ہی بن گئے سے خود کردہ را علاجے نیست

اور بقول شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے۔ گدھے۔ کتے۔ سور۔ بلی۔ سانپ۔ بچھو۔ مکھی۔ مچھر۔ بھوت۔ چڑیل۔ شیطان۔ مجنون۔ چمار۔ بھنگی۔ وغیرہ وغیرہ سب مثل نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب بن گئے کہ جملہ مطلقہ و عامہ فرمادیا (ورنہ جمیع مخلوقات نعوذ باللہ عالم الغیب ہو) اور جمیع مخلوقات میں تو جمادات۔ حیوانات۔ نباتات سب داخل ہیں اب دیکھیں مفتی صاحب بریلوی ان تینوں کو کیا کیا خطاب عطا فرماتے ہیں اور علم غیب کے بارہ میں احکم الحاکمین حضرت سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلعم سے قرآن مجید فرقان حمید میں صاف صاف ارشاد فرماتا ہے دیکھو پارہ واذا سمعوا سورۂ انعام۔ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی۔

ترجمہ از شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ تم کہدو لسے محمد صلعم میں نہیں کہتا ہوں کہ میرے پاس خزانے ہیں اللہ کے اور میں نہیں جانتا ہوں غیب کی بات اور نہ میں کہوں کہ میں فرشتہ ہوں اوسی پر چلتا ہوں جو مجھکو حکم آتا ہے۔

تفسیر عباسی میں اس آیۃ کریمہ کے تحت میں لکھا ہے۔ قل۔ یا محمد۔ لاہل مکۃ۔ لا اقول لکم عندی خزائن۔ مفاتیح خزائن اللہ من النبات والثمار والامطار والعذاب۔ ولا اعلم الغیب من نزول العذاب الخ۔

اور تفسیر جلالین میں ہے۔ قل لہم۔ لا اقول لکم عندی خزائن اللہ التی منہا یرزق۔ ولا اعلم الغیب۔ ما غاب عنی ولم یوح الی الخ۔

اور دوسرے مقام پر ارشاد خالق العباد ہے۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو۔ تیسری آیۃ سورہ اعراف میں ہے۔ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر

لقوم ایومنون -

ان آیات بینات مین علمِ غیب کی مطلق نفی ہی کچھ تصریح نہین فرمائی ہو کہ علمِ غیب مطلق نہ تھا اضافی تھا بالذات نہ تھا صفاتی تھا۔ خوب فرمایا جناب مولانا مولوی حکیم حاجی سید محمد بدر الحسن صاحب ابوالسنن سہسوانی حنفی قادری سلمہ اللہ تعالیٰ نے (اشعار

خدا فرماتا ہے اپنے نبی سے	نہین تم کہتے ہو کچھ اپنے جی سے
جو نازل کرتے ہین ہم تم پہ فرمان	سناتے ہو خلایق کو وہ ہر آن
یہ کہدو مین نہین ہون عالم الغیب	نہین مالک نفع نقصان کا بے ریب
تمھارے مثل بندہ ہون خدا کا	وحی کرتا ہی نازل مجھ پہ مولیٰ
مین ڈر کا فر کو مومن کو بشارت	سُنانے والا ہون تا ہو ہدایت
صفات اور ذات مین اُس کبریا کے	نہ سا جھی کرنا اسے بندہ خدا کے
نہ بخشیگا خدا مشرک کو اصلا	مؤکد قول ہی قرآن مین اُس کا
نفاق و بدعت وکبر و حسد سے	نہ ہو دوچار ان افعالِ بد سے
بچو بہتان سے غیبت سی شر سے	بچاؤ جان کو نارِ سقر سے
صلوٰۃ اور صوم کے پابند رہنا	نبی۔ اللہ کا مجبکو سمجھنا
نہ ڈالو پھوٹ تم آپسمین زنہار	ڈرو معبود سے قہار و جبار

ہو شک لاؤ گے تم حکمِ عیان مین
تو ہو سگے روسیہ دونون جہان مین

اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مجتبائی ص ۱۸۵ سطر ۲۲ - مین ہی - وذکر الحنفیہ تصریحًا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلعم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ - قل لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسایرۃ -

اور ص ۱۸۵ سطر ۱۵ مین ہی - فالعلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ تعالے ولا سبیل الیہ للعباد الا باعلام منہ والہام بطریق المعجزۃ او الکرامۃ اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالیٰ [illegible] احیانا

اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرآۃ الحقیقت مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰

مین فرماتے ہین ۔

قولہ من یعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب فہو کافر لان علم الغیب صفۃ من صفات اللہ ۔

اور جناب مولانا مولوی حکیم حاجی سید محمد بدر الحسن صاحب ابوالسنن حنفی قادر سہسوانی ۔ ریاض العرفان علی سبیل الایمان ص۱۱۵ مین ارقام فرماتے ہین ۔

قولہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را عالم الغیب گفتن گویا از آیات محکمات قرآنیہ صریحہ نافیہ غیر منسوخہ انکار نمودن ست و منکر قرآن خارج از اسلام ست اگر کسی عقیدہ باطلہ دارد کہ حضرت سید البشر صلعم را وقت نزول آیات نافیہ غیر منسوخہ علم غیب نبود بعدش عطا شد ازین شبہات پیدا شدند ۔ یکی آنکہ آیات صریحہ نافیہ غیر منسوخہ را منسوخ دانستہ شود و این محال ست کہ اینہا را آیتی ناسخہ نیست ۔ یا از معانی ظاہرہ وسلمہ انحراف کردہ در تاویلات کوشند این کار شیاطین ست دوم این ست کہ در صفات تامہ سید الانبیا محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والثنا نقص فہمیدہ شود و این سوء ادبی ست و از الشان بے ادبی نمودن کفر ست ۔

اور جناب مولانا ابوالسنن صاحب سہسوانی بدر التوحید مطبوعہ نظامی ص۳ مین فرماتے ہین

قولہ علم غیب خاصہ خدا کا ہے اور خاصہ شے کا وہ ہے کہ اسی مین پایا جائے غیر مین نہ پایا جائے جیسے کہ ہنسی خاصہ انسان کا ہے غیر مین نہین پائی جاتی ۔ علم غیب جب خاصہ حق کا ہوا تو یہ خاصہ خالق مخلوق مین متحقق ہونا محال ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب ہونا محال عقلی و محال شرعی ہے ۔

اور اس مسئلہ علم غیب کے بارہ مین تمام اہل مکہ زادہا اللہ شرفاً بھی جناب مفتی صاحب بریلوی کے مخالف ہین ۔ چنانچہ اشتہار مطبوعہ اور مشتہرہ عبد الرحیم ساکن مکہ لہ سے روشن ہے دیکھو اشتہار مطبوعہ صفحہ ۱ سطر ۱۳ ۔

قول مشتہر ۔ اس مسئلہ علم غیب مین تمام اہل مکہ ان کے مخالفت مین الا ایک شخص

صالح کمال جو سابق مفتی تھے اور بالفعل معزول ہیں اُنکو اپنا حامی بنایا اگرچہ مسئلہ میں انھون نے بالکلیہ موافقت نہ کی لیکن طرفدار ہو گئے تمام اہل مکہ کا اتفاق ہو کہ اُن سے مصافحہ کر کے ساتھ کارروائی ہوئی اسی وجہ سے وہ اُنکی بدولت بہت بدنام اور رسوا ہوئے اور مجلس شریف مین بھی بہت خفیف کیے گئے۔

اب ہم مفتی صاحب بریلوی کو جو بڑے حضرت ہین خیر خواہانہ صلاح دیتے ہین بقول حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی سید محمد بدر الحسن ابو الحسن حنفی قادری سہسوانی کے ؎

حدیث سید ابرار دیکھو — بھلا چھوٹا ہے یہ تکرار دیکھو
شریعت پر رہو تم ہمیشہ — کہ ہوگا جس سے بیڑا پار دیکھو
نفاق و بدعت و شرک و تکبر — نہ ہو تم ان سے دو چار دیکھو
یہ سچا معجزہ قرآن حسن — عیاں ہے احمد مختار دیکھو
اگر بدر الحسن ہے عشق کامل — تصور مین جمال یار دیکھو

اب ہمکو تحقیقاً دریافت کرنا پڑا کہ اگر یہ مسئلہ جدیدہ سچا ہو تو جناب مفتی صاحب بریلوی ضرور ثابت کرین کہ حضور سرور عالم صلعم کو بنفسہٖ عالم الغیب ہونے کا کس مقام پر اقرار ہو خوب فرمایا حضرت مولانا و سیدنا ابو الحسن صاحب سہسوانی سلمہ اللہ الغنی نے بدر التوحید والدین مین

قولہ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ہو۔ مین مطلق نفی ہو اور بقاعدہ نحو لا کی چار قسمین ہین۔ اوّل لا نفی کا جو غیر عامل ہو دوسرا لا نہی کا تیسرا لا بمعنی لیس۔ چوتھا لا نفی جنس کا اور الا بھی چار قسم کا ہوتا ہو۔ ایک استثنا کا۔ دوسرا صفت کا۔ جو غیر کے معنی مین ہو تیسرا عاطفہ۔ چوتھا زائدہ اس آیۂ کریمہ مین لا و الا انھین اربعہ مین سے کسی قسم مین ہو اگر جناب سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کو علم غیب کا تھا تو پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تہمت کا علم کیون نہ ہوا جسکا ذکر قرآن شریف سورۂ نور مین موجود ہو۔ اور ایسا سہو کیون ظہور مین آیا جسکی وجہ سے چند روز وحی کا آنا موقوف رہا اور مخالفون کو طعن کرنے کا موقع ملا جسکے جواب مین حق جل وعلیٰ۔ ما ودعک ربک وما قلی۔ ارشاد فرماتا ہے۔

اور یہ حکم محکم کیون نازل ہوتا - یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰہا فیم انت من ذکراہا الی ربک منتہاہا انما انت منذر من یخشٰہا - اور سورۂ اعراف مین ہی - یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰہا قل انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ہو -

ترجمہ از شاہ عبدالقادر صاحب - تجھسے پوچھتے ہین قیامت سے کسوقت ہے اُسکا ٹھیراؤ تو کہہ اُسکی خبر تو میرے رب ہی کے پاس ہی وہی کھول دکھا دیگا اُسکو -

اور سید ابوالحسن صاحب مارہروی نے جو مفتی صاحب بریلوی کے مرشد ہین - مجمع عام مین فرمایا کہ احمد رضا خان دنیا اور مال کی محبت مین ایسا مستغرق ہی کہ دین سے کچھ غرض نہین اندیشہ ہی کہین اسکا مصداق نہ ہو جائے عن ابی ہریرة قال لعن عبد الدنیا ولعن عبد الدرہم رواہ الترمذی -

اور حضرت مولانا مولوی حکیم سید محمد بدر الحسن صاحب سہسوانی نے دنیا کے بارہ مین خوب نکتہ فرمایا ہی (نکتہ منظوم)

نکتۂ بدر الحسن بشنو ز من	تا بتو روشن شود حالِ زمن
چیست دنیا با تو گویم مختصر	شیفتہ بودن بروی مال و زر
غافل و ایمن ز یادِ حق شدن	روز و شب در فکرِ سیم و زر بُدن
گر کسے را حشمت و جاہست و زر	و ز زن و فرزند و دختر بہرہ ور
نیستش غفلت ز احکامِ خدا	میکند جملہ فرائض را ادا
او نہ دنیا دار شد نزدِ خرد	عابد و زاہد ورا گفتن سزد
تارک الدنیا اگر مردِ گدا	ہم بود مخلوط با حرص و ہوا
چون مگس ماندہ گرفتارِ عسل	بعد مُردن شد خبیثی فی المثل
مرد مفلس گر اسیرِ نشکر نان	غافل از رزاق شد اندر جہان
روز و شب باشد پریشان خستہ حال	لشکرِ فکرش نماید پامال
اسود الوجہ فی الدارین شد	در نصیبش ذلتِ کونین شد
با وجودِ جمع خاطر گر بشر	از رہِ طاعت فرو پیچیدہ سر

ہست دنیا دار مرد بے حیا	تارک نفس حریص و باریا
مولوی در شان آنہا خوش بگفت	فی الحقیقت گوہر معنے بسفت
اہل دنیا کافران مطلق اند	روز و شب در حق عق و در بق بق اند
اہل دنیا چہ کہین وچہ مہین	لعنت اللہ علیہم اجمعین

باش در دنیا و از دنیا جدا
دار دائم مصروف در یاد خدا

اور اہلاک الوہابیین مطبوعہ بریلی ع۱ سے مین ایک سوال قلمبند کر کے جواب دیا ہے

(سوال) علمای دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین ایک گورستان اہلسنت قدیم کی قبرون کو کھدوا کر اپنے رہنے کے مکان بنانا موافق مذہب حنفی کے جائز ہے یا نہین اور ایسا کرنے مین اہل قبور کی توہین و اہانت ہوگی یا نہین بینوا توجروا۔

الجواب منہ الہدایۃ الی الحق والصواب

جاننا چاہیے کہ انبیا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام و عامہ مومنین اہلسنت کے ساتھ جو قلبی عداوت فرقہ نجدیہ وہابیہ کو ہے اتنی اور کسی فرقہ مبتدعہ کو نہین اسی وجہ سے اس فرقہ مذمومہ کے اکابر ملاعنہ کی تصانیف اباطیل اہانت محبوبان خدا سے بھری پڑی ہین جسکا جی چاہے وہ ملا نجدی۔ وملا اسمٰعیل دہلوی۔ وملا صدیق حسن بھوپالی۔ وملا خرم علی۔ وملا رشید گنگوہی وغیرہ کی تالیفات باطلہ اٹھا کر دیکھ لیوے کہ قسم قسم کی اہانتون سے بھری ہین منجملہ ان کے ایک اہانت قبور انبیا و شہدا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام منہدم فنا بود تا مقدور کرنا اس فرقہ کا شعار ہو گیا ہے۔

جواب ناظرین خود ہی ملاحظہ فرمائینگے کہ سائل نے نو صورت یہ دریافت کیا ہے کہ قبرستان قدیم کو کھود کر اپنے رہنے کے مکان بنانا موافق مذہب حنفی کے جائز ہے یا نہین الخ آسپر جناب مفتی صاحب بریلوی جواب دیتے ہین کہ انبیا و شہدا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام و عامہ مومنین اہلسنت کے ساتھ جو قلبی عداوت فرقہ نجدیہ کو ہے اور کسی فرقہ مبتدعہ کو نہین۔ یہ سائل کے کونسے لفظ کا جواب ہے سبحان اللہ سوال از زمان جواب

ازلیسمان اور نہ سائل نے یہ سوال کیا ہی کہ کون کون اکابر ملاّعنہ ہین جو نام گنا کے گئے اور نہ یہ پوچھتا ہی کہ انکی تالیفات باطلہ اور تصانیف اباطیل اہانت محبوبان خدا سے بھری پڑی ہین یا نہین سچ ہے ؎ تعصب ہو تو ایسا ہو عداوت ہو تو ایسی ہو کہ سوال سائل کے متعلق کچھ جواب نہین دیا مفتی کا یہ کام ہی کہ مستفتی کے سوال کے مطابق جواب دے۔ اب دعوی کے ساتھ ہم کہتے ہین کہ مفتی صاحب بریلوی ثابت کرین کہ ان علماے دین نے اپنی کس کتاب مین ارقام فرمایا ہی کہ اہانت قبور انبیا وشہدا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والثنا کا تا مقدور منہدم و نابود کرنا ہمارا شعار ہی اور انبیا وشہدا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام و عامہ مومنین اہل سنت سے ہمین قلبی عداوت ہی ذرا اُس کتاب کا اتہ پتہ تو بتا دیجیے۔

اور اہلاک الوہابیین مطبوعہ بریلی صـ۲۵ـ پر ایک استفتا قلمبند کیا ہی (نقل استفتا) کیا فرماتے مین علماے دین کہ سطح وقف زمین کہ قبرستان کے نام سے مشہور ہی جسکی ایک طرف چند پرانی شکستہ قبرین پائی جاتی ہین الخ تعینہ سوال آمدہ از کلکتہ امرتلا لین واز کان پور بازار نیا گنج ۱۰ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ کہ عنقریب فتاوی مین گذرا۔

چنانچہ مجیب اُس فتوی کی باقیماندہ عبارت بھی صـ۲۳ـ سے نقل کرتا ہے۔

عبارتہ۔ اور باقی ایک تہائی سطح میدان پڑا ہوا ہی اور وہان کے عمر رسیدہ قریب اسّی سے سو برس تک کے بورگون سے تحقیق کرنے سے وہ کہتے ہین کہ ہم لوگون کے ہوش سے ہم لوگون کے جاننے مین کسی حصہ اس سطح زمین مین کوئی میّت دفن نہین ہوا ہی۔ اس پر چند مسلمانان عالی ہمت نے اُس تہائی خاص سطح زمین پر مدرسہ و کتب خانہ بنانے کے لیے حاکم وقت سے درخواست کی تحقیق کرنے کے بعد کہ وہان کوئی قبر نہین ہی حاکم نے اجازت دی اُن حضرات نے مدرسہ و کتب خانہ بنانے کے لیے تمام سامان فراہم کیا ہی اس صورت مین ایسے مقام پر مدرسہ و کتب خانہ بنانا درست ہی یا نہین اور مدرسہ کی نیو کھودتے وقت اگر احیاناً وہان مردہ کی بوسیدہ ہڈی نکلے تو اُسکا کیا حکم ہی بینوا توجروا۔

اور صفحہ ۲۵ پہ جواب ہائی مدرسہ جامع العلوم مسطور ہے۔ عبارتہ

ایسے مقام پر کتب خانہ اور مدرسہ بنانا جائز ہے لعدم المانع اور اگر بوسیدہ ہڈی اتفاقی طور پر نکل آئیں تو اُسکو کہیں دفن کر دے ۔ وقال الزیلعی ولو بلی المیت وصار ترابا جاز دفن غیرہ فی قبرہ وزرعہ والبناء علیہ اھ شامیہ ص۵۹۹ واللہ اعلم الاحقر محمد رشید مدرس دوم مدرسۂ جامع العلوم ۔

محمد رشید
دو عالم زفیض

اور ص۲۶ پر مسطور ہے ۔ عبارتہ ۔ خلاصۂ جواب جناب مولوی احمد حسن صاحب صورت مسئولہ مین اِس مقام پر کتب خانہ و مدرسہ بنانا جائز ہے اس لیے کہ یہ جگہ جب مقبرہ کے نام سے مشہور اور وقف ہے تو شرعًا یہ مقبرہ سمجھا جائیگا اور اِس مقبرہ کے لیے یہ زمین وقف ہوگی اور اُسکی شہرت اسکے ثبوت کے لیے دلیل کافی ہے الخ ملخصًا ۔

اور ص۲۷ پر مرقوم ہے ۔ عبارتہ ۔ جواب مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندیان ۔

الجواب ۔ یہ جواب صحیح نہین ہے اور مجیب صاحب نے جو روایت نقل کی ہے اُس سے بھی مدعا ثابت نہین ہوتا ۔ الحاصل اگر وہ قبرستان وقف نہین ہے تو کچھ کلام نہین اور قبرستان کو جو وقف مشہور کر دیتے ہین یہ سب جگہ جاری نہین اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ گورستان وقف نہین ہوتا اور بعد تسلیم اِس بات کے کہ وہ وقفی ہے اُس صورت مین کہ وہان دفن اموات کا ایک مدت دراز سے بند ہے تو اُسمین دوسرا مکان وقفی بنادینا جائز ہے لہذا مدرسہ وقفی بنانا اُس گورستان مین درست ہے ۔ چنانچہ اِس روایت سے واضح ہے عینی شرح بخاری جلد ۲ ص۳۵۹ ۔ فان قلت قال ابن القاسم لو ان مقبرۃ من مقابر المسلمین عفت فبنی قوم علیہا مسجدا لم ار بذلک باسا وذلک لان المقابر وقف من اوقاف المسلمین لدفن موتاہم لایجوز لاحد ان یملکہا فاذا درست واستغنی عن الدفن فیہا جاز صرفہا الی المسجد لان المسجد ایضا وقف من اوقاف المسلمین لایجوز تملیکہ لاحد فمعناہما علی ہذا واحد ۔

اور کتب فقہ مین بھی روایات جواز موجود ہین مگر بندہ کو مہلت نہین فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۔

رشید احمد
۱۳۰۱

الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ	الجواب صحیح بندہ مسکین محمد یسین عفی عنہ

الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ۔

جبکہ وہ مقبرہ نہایت کہنہ ہی اور اسوقت دفن کرنا وہان متروک ہوگیا ہی تو بناء مدرسہ اُس جگہ مین خصوصًا حصہ خالی مین درست ہی البتہ اگر وہ مقبرہ فی الحال دفن اموات کے کام مین آتا ہو تو کوئی اور بنا اُسمین درست نہین ہی قال فی عالمگیریۃ۔ ولو بلی المیت وصار ترابا جاز دفن غیرہ فی قبرہ وزرعہ والبناء علیہ کذا فی التبیین فقط واللہ تعالی اعلم۔
کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔

۱۳۰۷
فتوکل علی العزیز الرحیم

الجواب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

صـ۲۹ پر جناب مفتی صاحب بریلوی حکم لگاتے ہین۔ عبارتہ

جواب اول غلط صریح اور حکم ثانی حق وصحیح اور تحریر ثالث جہل قبیح ہے۔

قول مجیب اجمیری۔ جواب اول کے مطابق تحریر جناب مولوی نقی خان صاحب مفتی صاحب بریلوی کے والد ماجد کی ہی چنانچہ ہدایۃ البریہ مطبوعہ لاہور صـ۱۱ مین فرماتے ہین۔ عبارتہ۔

جس گورستان مین قبرین باقی نہین اور میت کا دفن کرنا مسدود ہو جائے تو وہان پر دوسرا مکان وقفی جیسے مسجد مدرسہ بنانا جائز ہی۔
کتبہ عجز ممتلی نقی علی حنفی سنی بریلوی عفی عنہ۔

۱۳۰۱
نقی علی حنفی سنی

خیرخواہ قوم عرض کرتا ہی کیا مفتی صاحب بریلوی کے نزدیک یہ عبارت بھی غلط قبیح اور حکم ثالث کے مطابق مولوی رضا علیخان صاحب جناب مفتی صاحب بریلوی کے دادا صاحب کی تحریر ہی چنانچہ تحفۃ المقلدین فارسی مطبوعہ لکھنؤ صـ۱۲ مین مسطور ہے۔ عبارتہ

دران گورستان کہ دفن اموات دران متروک باشد وکسی نگران نماند وغیر آباد بود دران مسجد وغیرہ بنا نمودن جایز است۔



جناب مفتی صاحب بریلوی کے نزدیک کیا یہ خرید [illegible]

اور جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی جس گھر کے مفتی صاحب غلام ہیں اپنے

ملفوظات مطبوعہ مصطفائی ص۱۷ میں ارقام فرماتے ہیں۔

طالب حق ترا حق سبحانہ تعالی خوش دارد و ایمان کامل بخشد۔ عقیدت نامہ رسید در زمین

گورستان کہ دران دفن اموات متروک ست مسجد بلکہ برای نماز جمعہ ضرورت ست تعمیر باید کرد

و مسافرخانہ نیز آرا بیکار افتادن چہ سود و خیال بر اقوال علمای نانی کہ محض سگ دنیا و عبد

درہم و عبد دینار ہستند کہ در بارہ ایشان - لعن عبد الدینار و لعن عبد الدرہم ناطق ست

راست فرمود بران لعین باید نمود

	واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند		چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

رب العباد بخشد و امان دارا د بحرمت النبی و آلہ الامجاد۔ کتبہ عاصی شاہ حمزہ مارہروی عفی عنہ۔

اور جناب مولانا الحاج مولوی حکیم حاجی سید محمد احسن صاحب ابو الحسن حنفی قادری

برکاتی سہسوانی۔ مفتی صاحب کے پیر بھائی۔ مجموعہ فتاوی مطبوعہ شعلہ طور کانپور ص۱۱۹

سطر۱ میں ارقام فرماتے ہیں۔

در گورستان کہنہ وقفی و افتادہ کہ دران انسداد دفن اموات از عرصہ دراز شدہ باشد

عمارت وقفی ہمچو مدرسہ و مسجد و مسافرخانہ وغیرہا ساختن جائز ست الا ہرگز از مال وقف تعمیر

ساختن روا نیست و اگر کسی شبہہ پیدا کند کہ در گورستان اگرچہ افتادہ و بیکار باشد بہ تحفظ زمین

باقی ماند [illegible] مسجد و مسافرخانہ و مدرسہ اہانت اموات خواہند شد بران اعتقاد شاید [illegible] کہ این

مغالطہ دادن ست اگر چنان بودی [illegible] گورستان مسجد [illegible] کہ برای ایراین باشد

[illegible]

[illegible] العبد [illegible]

محمد سید احسن ابو الحسن

[illegible] سہسوانی

حنفی قادری برکاتی

اب بقول جناب مفتی صاحب بریلوی کے یہ دونون تحریرین جہل قبیح ٹھیرین۔ یا مطابق ان تحریرون کے مفتی صاحب کچھ اور بن گئے سے ما بر رسولان بلاغ باشد و بس۔
جناب مفتی صاحب کے فتوی کے مطابق اُن کے معتقدون اور ہم مذہبون کی اولاد کا ولد الزنا ہونا ملاحظہ ہو۔

پہلے خود ہی ایک فتوی تحریر فرمایا اور پھر آپ ہی مفتی بن گئے اس فتوی کی اصل حقیقت یہ ہی کہ بریلی مین حافظ عبداللہ صاحب کا نکاح مفتی صاحب کی مریدہ سے قرار پایا تھا جو حضرت مولانا الحاج مولوی محمد رشید احمد صاحب محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہین اُس پر یہ فتوی دیا گیا عبارت استفتا از ازالۃ العار مطبوعہ بریلی ھ۔ (استفتا)
کیا فرماتے ہین علمای دین و حامیان شرع متین اس بارے مین کہ ایک عورت سنیہ حنفیہ جسکا باپ بھی سنی حنفی ہی اُسکا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کردینا جائز ہی یا ممنوع اسمین شرعاً گناہ ہوگا یا نہین بینوا توجروا۔

الجواب منجانب مفتی صاحب بلوی

فی الواقع صورت مستفسرہ مین وہ نکاح یا تو شرعاً محض باطل و زنا ہی یا ممنوع و گناہ اور اولاد ولد الزنا ہوگی۔

جواب۔ جناب مفتی صاحب نے جواب مین چار الفاظ متعددہ لکھے ہین۔ باطل۔ و زنا یا ممنوع۔ و گناہ۔ اور یہ تحریر نہ فرمایا کہ باہم ان چارون مین کونسی نسبت ہی اور مطابق مذہب کی تعریف کیا ہی اور لفظ زنا اس کے تحت مین ہی یا نہین اور عبارت سوال مین زنا کا پتہ تک نہین ہی اور سائل کہتا ہی کہ جائز ہی یا نہین۔ اسکا جواب یہ ہوتا کہ جائز ہی یا ناجائز اس وجہ اور اس دلیل سے اُسکا یہ سوال نہ تھا کہ لفظ باطل و زنا کو معطوف و معطوف علیہ اور لفظ ممنوع و گناہ کو لفظ یا کے ساتھ معطوف و معطوف علیہ قرار دیکر حکماً و معناً ایک لکھدو۔ اب ہم جناب مفتی صاحب سے مودبانہ دریافت کرتے ہین کہ آپکے اس فتوی کے مطابق جناب مولانا الحاج محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدون و شاگردون کے ساتھ جو شخص آپ کے معتقدون مین سے اپنی دختر کا نکاح کردے

وہ محض باطل وزنا ہی یا ممنوع وگناہ اس کلیہ مطلقہ کی رو سے قصبہ سہسوان ضلع بدایون مین چودھری محلہ والون نے جو آپ کے نزدیک سنی حنفی اور آپ کے معتقد ہین اپنی دختر کی شادی مولوی محمود حسن صاحب مدرس مدرسہ پادشاہی مسجد مرادآباد ساکن سہسوان محلہ سیف اللہ گنج کے ساتھ کردی ہی اس صورت مین وہ نکاح کیا باطل وزنا یا ممنوع وگناہ ہا اور اولاد کیسی قرار دیجائیگی اور مولوی شاہ عبدالصمد صاحب سہسوانی کی دختر نیک اختر کا نکاح منشی سراج الحسن صاحب سہسوانی سے ہوا ہی جو بقول آپ کے وہابی غیر مقلد ہی نقل کفر کفر نباشد اب یہ نکاح ہوا یا محض زنا و باطل یا ممنوع وگناہ رہا اور اولاد اس دختر سنیہ حنفیہ کی جسکا باپ صدر مجلس علمای اہلسنت ہی کیا قرار دیجائیگی جس شخص کے بارہ مین خود جناب مفتی صاحب بریلوی۔ سرگذشت وماجرای ندوہ۔ مطبوعہ نادری واقع بانس بریلی صفحہ ۱۱ نمبر ۱۶۹ مین ارشاد فرماتے ہین۔ عبارتہ

والاجناب حامی سنت ماحی بدعت مولانا مولوی حافظ حاجی سید شاہ محمد عبدالصمد صاحب نقوی مودودی چشتی سہسوانی نظامی فخری صدر مجلس علمای اہل سنت۔

اور نواب معشوق علیخانصاحب رئیس اعظم سہسوان بدایون حنفی کی ہمشیرہ سنیہ حنفیہ کا نکاح جناب میر مظہر علیصاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس اعظم قصبہ سہسوان محمدی سے ہوا ہی جو بقول مفتی صاحب کے وہابیون کے سردار ہین اب یہ نکاح کیا محض باطل وزنا یا ممنوع وگناہ رہا اور اولاد کیسی قرار دیجائیگی۔

اور حکیم مولوی سید محمود عالم صاحب سہسوانی حنفی فضل رحمانی کی بھانجی سنیہ حنفیہ جسکا باپ بھی سنی حنفی تھا اُسکا نکاح جناب مولانا مولوی حکیم حاجی محمد بشیر صاحب سہسوانی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی محمد سے ہوا ہی جو بقول آپ کے وہابی غیر مقلد بلکہ وہابی وغیر مقلد گر ہین اب یہ نکاح کیا باطل وزنا یا ممنوع وگناہ رہا اور اولاد کیسے قرار دیجائے گی۔

اور سہسوان چودھری محلہ والون نے جو بقول آپ کے سنی حنفی ہین اپنی دختر سنیہ حنفیہ کا نکاح منشی حکیم عبدالرشید ظہور الاسلام خسر پورہ جناب مولانا مولوی حکیم محمد بشیر صاحب

محدث سہسوانی کے ساتھ کر دیا ہی جو بقول آپ کے وہابی غیر مقلد ہی اب یہ نکاح کیا محض باطل و زنا و ممنوع و گناہ رہا اور اولاد کیسے قرار دیجائیگی۔

خوب فرمایا ہی فقیہ زمن مقبول بارگاہ ذوالمنن مخدومنا علماً و عملاً مکرمنا کرامۃً و فضلاً حضرت مولانا الحاج حکیم مولوی سید محمد بدر الحسن صاحب ابوالسنن حنفی قادری سہسوانی مدظلہم اللہ الغنی نے۔ سچے ناول مطبوعہ لاہور ص ۶۱ مین - عبارتہ -

اتفاق زمانہ سے یہ خادم اسلام ایک مقام ضلالت انضمام مین وارد ہوا وہان پر ابن الزور والریا سے مٹ بھیڑ ہو گئی اس عاجز نے پوچھا حضور کا اسم مبارک۔ بڑے نخرے و غمزے سے فرمایا کہ میرا نام ہی عبد الہوی اور کنیت ہی ابو الخنا۔ میرے چیلون مین سے

بعض ضلالت مآب یادہ گوئی مین لاجواب عیاری مین انتخاب ملک جہالت کے نواب خانہ خراب ہین۔

بعض حامی بدعت ماحی سنت شرارت مآب معلی القاب امام الاذناب ابو المرتد شیطان ابد کان علیہ ما علیہ منجانب الصمد ہین۔

بعض شقی ازلی ضلالت منتلی مفتی المفسدین امام المشرکین کنیتہ ابو الشر۔ صورتاً بشر۔ مملو بشر فاضل بے سر خذلہم اللہ المقتدر الی یوم البعث و النشر ہین۔

بعض ماحی مؤمنین اشرف المعین غلام ربانی۔ رفیق زبانی۔ محب زنانی۔ وضع زنانی صبر نانی حامی نواہی۔ ناہی از اوامر الٰہی۔ عدو فرمان رسالت پناہی ہین۔

بعض فاضل بے سر و اشرف بے دم و شریعت بے قادری مشدد۔ حامد الاضر لا مثل لہ فی الریا و الشر ہین۔

بعض عظیم الوحشت امام الشیطنت نظام خباثت مصدر ضلالت جناب منہ نالا ابو جہل صاحب اجہل من الاتل و فی الحاسدین اجہل مفسد اکمل ہین۔

بعدہ خادم اسلام نے دریافت کیا کہ آپکا اکثر قیام کس جگہ رہتا ہی فرمایا کہ دن کو بیل تلے۔ رات کو مرگھٹے مین۔ پھر عرض کیا گیا کہ اس شہر کا نام کیا ہی جہان پر ایسے انیسے لوگ رہتے ہین۔ فرمایا کہ اسکو ضلالت نگر عرف کفر آباد کہتے ہین حقیقۃً اسکا دہ نام ہی

جسمین حرف علت مکرر آیا ہی جو فصحا کے نزدیک اثقل ہی اور مکارون کی جان عیارون کا دل ہی یہان مفسدون حاسدون مشرکون بے دینون کا دل ہی جسمین بہتان اور کذب کی دلدل ہی۔ اس شہر کا دہ ہم ناپاک ہی جسمین بقاعدۂ تجنیس خطی دو جانورون کا نام پیدا ہوتا ہی جسمین سے ایک حلال دوسرا حرام اور بقاعدۂ دیگر دونون حرام۔ ایسے ایسے حالات سنکر میری زبان سے عادتاً لاحول ولا قوۃ الا باللہ جو نکل گیا اُسی وقت عبدِ ہوا۔ ہوا ہوگئے۔ بیل تلے جا چھپے۔ باقی آئندہ۔

اور اخبارِ دہلی گزٹ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۱۰ء جلد ۸ نمبر ۲ صفحہ ۷ مین جناب ابوالظفر حکیم محمد اختر حسن صاحب اختر سہسوانی نے خوب فرمایا ہی۔

(عبدہوا۔ اور بندۂ خدا کی گفتگو)

عبدِ ہوا۔ ہماری ہی دنیا مین پوچھ گچھ ہی اور جہان مین سکہ جما ہوا ہی ہر شخص ہمارا ہی دم بھرتا ہی سب کو نا دان بنا دیا زبانِ حال سے یہی کہہ رہے ہین درم ناخریدہ غلام توایم۔

موم کی ناک ہین جدھر چاہا پھیر دیا ہمارے بہت سے طائفے ہین جیسے منافق مشرک۔ زانی۔ شرابی۔ چور۔ بدمعاش۔ بھڑوے۔ گنڈے۔ مراثی۔ وسواسی۔ خناسی۔ وغیرہ وغیرہ تمھارے ساتھی دو چار ہین۔ کوئی پوچھتا بھی نہین ہے کہ کس کھیت کے بتھوے ہو اور ہم خوب دندناتے ہین منگل گاتے ہین انانیت کی دھوم مچاتے ہین۔ حرام وحلال سب ہپ ہی دین واسلام ہمارے نزدیک گپ شپ ہی

بندۂ خدا۔ ہمارا دین مین ڈنکا بج رہا ہی ہم معبودِ حقیقی کے پیارے حبیب کبریا کے دولارے فلکِ اسلام کے ستارے ہین۔ احکم الحاکمین جس نے تمام جہان کو پیدا کیا ہمارا مالک و وارث ہی۔ سرورِ عالم فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع انبیاء و مرسلین ملائکہ مقربین خلفاء راشدین ائمہ مجتہدین ہمارے سردار ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور تمام اولیای کرام وعلمای انام وصلحای وزہاد ذوالمجد والاحترام

ہمارے ساتھی ہین اور دنیا مین غذاے پاکیزہ ومقامات مقدسہ فواکہات لذیذہ ہمارے واسطے ہین اور آخرت مین جنت حور وغلمان - طرح طرح کے میوے اور کوثر - سلسبیل - گوشت مشوی - شراب طہور وغیرہ وغیرہ ہمارے ہی لیے موجود - دیدار الٰہی ہمارے واسطے موجود - بادشاہ انصاف نے جب یہ تقریر سُنی تو مسکرا کر فرمایا کہ تم اس عبد ناری نافرمان باری کے کیون منھ لگے ہو یہ منافق ہی جسکے بارہ مین احکم الحاکمین ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار - فرماتا ہی - اور تم مومن ہو جسکی شان مین - قد افلح المومنون - ناطق ہی - تم جنتی ہو یہ دوزخی ہی جو باہم متضاد ہین - اور اجتماع ضدین محال ہی اور اسی طرح یہ ارشاد خالق عباد ہی - لایستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ہم الفائزون - باقی آئندہ -

الراقم الآثم ابو الظفر
محمد اختر حسن اختر غفرہ اللہ المقدر
سہسوانی -

اور الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ - مطبوعہ بریلی صفحہ ۱۰ پر جناب مفتی صاحب بریلوی حضرت فاضل جزیل عالم نبیل مقبول بارگاہ جلیل مولانا مولوی محمد سمعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ مین فرماتے ہین -

(عبارتہ)

پہلے انکا وہ اقراری کفر نقل کرون پھر بطور نمونہ صرف ننتر کفریات انکے اور لکھون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث مین ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہی کہ زمانہ فنا نہوگا جبتک لات عزی کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یون ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجیگا جو ساری دنیا سے مسلمانون کو اُٹھا لیگی جس کے دل مین رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ اُٹھا لیا جائیگا جب زمین مین برے کافرہ جائینگے پھر بتون کی پوجا بدستور جاری ہو جائے گی -

قول مجیب - ناظرین نظر انصاف ڈالنے والے ذرا اس عبارت مفتی صاحب بریلوی کو ملحوظ خاطر رکھین - اور آگے اسی صفحہ پر حضرت مولانا صاحب شہید دہلوی

جسمین حرف علت مکرر آیا ہی جو فصحا کے نزدیک اثقل ہی اور مکارون کی جان
عیارون کا دل ہی یہان مفسدون حاسدون مشرکون بے دینون کا دل ہی جسمین
بہتان اور کذب کی دلدل ہی۔ اس شہر کا وہ ہم ناپاک ہی جسمین بقاعدہ تجنیس خطی
دو جانورون کا نام پیدا ہوتا ہی جسمین سے ایک حلال دوسرا حرام اور بقاعدہ دیگر دونو
حرام۔ ایسے ایسے حالات سنکر میری زبان سے عادتاً لاحول ولاقوۃ الا باللہ جو نکل گیا
اُسی وقت عبدِ ہوا۔ ہوا ہو گئے۔ پیپل تلے جا چھپے۔ باقی آئندہ۔

اور اخبار دہلی گزٹ مورخہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء جلد المبر ۲۸ صفحہ ۷ مین جناب
ابوالنظفر حکیم محمد اختر حسین صاحب اختر سہسوانی نے خوب فرمایا ہی۔

(عبد ہوا۔ اور بندۂ خدا کی گفتگو)

عبدِ ہوا۔ ہماری ہی دنیا مین پوچھ گچھ ہی اور جہان مین سکہ جما ہوا ہی ہر شخص
ہمارا ہی دم بھرتا ہی سب کو نادان بنا دیا زبانِ حال سے یہی کہہ رہے ہین درم
نا خریدہ غلام توایم۔

موم کی ناک مین جدھر چاہا پھیر دیا ہمارے بہت سے طائفے ہین جیسے منافق
مشرک۔ زانی۔ شرابی۔ چور۔ بدمعاش۔ تجے۔ گنڈے۔ مراثی۔ وسواسی۔
خناسی۔ وغیرہ وغیرہ تمھارے ساتھی دو چار ہین۔ کوئی پوچھتا بھی نہین ہے کہ
کس کھیت کے بتھوے ہو اور ہم خوب دندناتے ہین منگل گاتے ہین انانیت کی دھوم
مچاتے ہین۔ حرام و حلال سب ہپ ہی دین و اسلام ہمارے نزدیک گپ شپ ہی

بندۂ خدا۔ ہمارا دین مین ڈنکا بج رہا ہی ہم معبود حقیقی کے پیارے حبیب
کبریا کے دولارے فلکِ اسلام کے ستارے ہین۔ احکم الحاکمین جس نے تمام
جہان کو پیدا کیا ہمارا مالک و روارث ہی۔ سرورِ عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم
اور جمیع انبیاء و مرسلین ملائکہ مقربین خلفاء راشدین ائمہ مجتہدین ہمارے سردار ہین
رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور تمام اولیای کرام و علمای انام و صلحا و زہاد ذو المجد والاحترام

رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل فرماتے ہین۔ (عبارتہ۔)

تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۳۹۳ھ ص۴۴ پھر یہ حدیث بحوالہ مشکوۃ نقل کی اور خود اسکا ترجمہ کیا۔ کہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جس کے دل مین ہوگا ایک رائی کے دانے برابر ایمان سو رہ جائین گے وہی لوگ کہ جنمین کچھ بھلائی نہین سو پھر جاوین گے اپنے باپ دادون کے دین پر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے یہ بھی صراحۃً فرمادیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال لعین و نزول عیسیٰ مسیح علیہ الصلوۃ والتسلیم کے بعد آئیگی تقویۃ الایمان مین حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اُسکا ترجمہ کیا ص۴۳ نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسےٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈیگا اُسکو پھر تباہ کردیگا اُسکو پھر بھیجیگا اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کیطرف سے سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اُسکے دلمین ذرہ بھر ایمان ہو مگر کہ مار ڈالیگی اُسکو

قول مجیب۔ اہل ایمان احقاق حق فرماوین کہ اس عبارت مین حضرت مولانا صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کونسا لفظ اقراری کفر پر دال ہے جسکو مفتی صاحب نے اقراری کفر سے تعبیر کیا۔ نعوذ باللہ من ذلک اگر یہ عبارت حضرت مولانا صاحب مرحوم کی اقراری کفر پر مؤید ہے تو خود مفتی صاحب بریلوی بھی جو اس عبارت کے نقال ہین بقول خود اقراری کفر کے مصداق ہین کہ وہی عبارت ہوبہو خود بھی نقل کی ہے اگر حدیث شریف کا ترجمہ اقراری کفر ہے تو پھر اسلام کی بیخ و بنیاد ہی کٹی جاتی ہے۔ اور اسی ص۱۱ پر مفتی صاحب فرماتے ہین۔

با این ہمہ حدیث مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھدیا۔

سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔

اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح کی ضرورت بلکہ انکے نصیبون سے وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانون کے کافر مشرک بنانے کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانۂ موجودہ پر جمادی اور کچھ پرواہ نہ کی کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دل مین رائی برابر بھی ایمان تھا مر گیا اب تمام دنیا مین نرے کافر ہی کافر رہ گئے تو یہ شخص خود اور اسکے سارے پیر و کیا دنیا سے

پردے سے الگ بستے ہین یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ کافر پکے بت پرست ہین یہ خود ان کا اقراری کفر تھا۔

قول مجیب۔ مفتی صاحب بریلوی نے عبارت مین حضرت مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے تحریف کردی ہے۔ اصل مین تقویۃ الایمان مطبوعہ مصطفائی مین یہ عبارت اس طرح پر مرقوم ہے۔

سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوگا۔

مفتی صاحب نے بجاے لفظ ہوگا کے محض اعتراض کرنے کی غرض سے ہوا بنادیا اور صـ۲۸ پر یہ سب عبارت جناب مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس طرح نقل کی ہے۔

پھر ایک باؤ شام کی طرف سے سو نہ رہیگا کوئی کہ اُس کے دل مین ذرہ بھر ایمان ہو۔ سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔

قول مجیب۔ اس عبارت مین سے یہ الفاظ۔ بھیجیگا۔ اللہ۔ ٹھنڈی۔ کم کردئے اور لفظ باقی بھی اوڑا دیا۔ اور لفظ زمین کو بھی نکال ڈالا۔ اس سے ملائکہ حور و غلمان مخلوق ارضی وسماوی سب کی نفی کردے اور صـ۱۹ مین جناب مفتی صاحب بریلوی جو اعلحضرت یعنی بڑے حضرت ہین فرماتے ہین۔ (عبارتہ) کفریہ ۲۳ تقویۃ الایمان صـ۱۱

جتنے پیغمبر آئے ہین سو وہ اللہ تعالی کیطرفسے یہی حکم لائے ہین کہ اللہ کو مانئے اُسکے سوا کسی کو نہ مانئے۔

قول مفتی صاحب بطور اعتراض۔

یہان انبیاء و ملائکہ و قیامت و جنت و نار وغیرہ تمام ایمانیات کا صاف انکار کردیا اور اُسکا اقرار اللہ تعالے اور اُسکے رسولون پر رکھدیا یہ کفر بھی صدہا کفریات کا مجموعہ ہے۔

جواب۔ جناب مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت تقویۃ الایمان مطبوعہ مصطفائی مین اس طرح پر منقول ہے۔

جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ تعالی کی طرف سے یہی حکم لائے ہین کہ اللہ تعالی کو معبود مانے اُسکے سوا کسیکو معبود نہ جانے۔

جناب مفتی صاحب نے معبود کا لفظ عبارت ہذا سے نکالدیا اگر انصاف اور ایمان کی آنکھوں سے دیکھا جائے تو اسلام کا مدار اسی پر ہو چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہو اللہ لاالٰہ الا ہو الحی القیوم اور انما الٰھکم الٰہ واحد - ایاک نعبد - قل ہو اللہ احد - اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور کلمہ شہادت اشہد ان لاالٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اور سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک تعالیٰ جدک ولاالٰہ غیرک - اگر اسکا نام اللہ اور رسول پر افترا ہی تو پھر جناب مفتی صاحب ہی بتا دین کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کس واسطے مبعوث ہوئے اور قرآن مجید و فرقان حمید خدائے تعالیٰ نے کیون نازل فرمایا - اور یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو انبیاء و ملائکہ و قیامت وغیرہ سے انکار ہے اس عبارت مین ان سب کے ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہی اور اگر ایسے مقام پر ان سب کے ذکر نہ کرنے کا نام کفر ہے تو یہ بات دور تک پہنچتی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے خود - آیاتِ مذکورہ مین اسکا ذکر تک نہین فرمایا ہی اور نہ سبحانک اللھم اور سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ شریف اور التحیات اور دعائے قنوت اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت مین انکا ذکر ہی جو جزو صلوٰۃ اور رکن ایمان ہی - کوئی صاحب یہ نہ سمجھ جائین کہ رسولون اور فرشتون وغیرہ پر یقین کرنا ایمان مین داخل نہین ہے ضرور ایمان مین داخل ہی

گرچہ ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد

ہر حکم کا ایک مقام خاص ہوتا ہی عبادت کے مقام پر ان سب کے شامل کرنے کی ضرورت نہین ہی اس واسطے کہ ایاک نعبد فرمان واجب الاذعان ہی - ورنہ رکن صلوٰۃ اور جزو نماز ضرور قرار پاتا اور کوئی دعا اور سورت اس سے خالی نہ ہوتی -

اور ص ۲۹ مین جناب مفتی صاحب بریلوی جناب مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کو کفریہ کے ساتھ تعبیر کر کے فرماتے ہین -

قولہ - کفریہ ۲۷ تقویۃ الایمان ص ۱۹ -

ہمارا جب خالق اللہ ہی اور اس نے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیئے کہ اپنے

ہر کامون پر اُسی کو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام ہی جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہوچکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہی دوسرے بادشاہ سے بھی نہین کھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو ذکر کیا ہی۔

اب مفتی صاحب اسپر اعتراض کرتے ہین۔ (عبارتہ)

مسلمانون ایمان سے کہنا حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والثنا کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی زبان سے نکل سکتے ہین جسکے دل مین رائی برابر بھی ایمان ہو۔

جواب۔ بیشک جناب مفتی صاحب بریلوی کے زبان اور قلم دونون سے نکلتے ہین حضرات ناظرین خود نظر انصاف سے پڑھ لین گے کہ جناب مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس عبارت مین علانیہ کیا اشارتًا بھی حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والثنا کی نسبت کچھ ارقام نہین فرمایا ہی صاف صاف توحید کی تعلیم دی ہی اور جناب مولانا صاحب مرحوم کا یہ جملہ (اور کسی سے ہمکو کیا کام) واللہ غیرک۔ کا حاصل ہی اور لفظ کسی سے انبیا اور اولیا مراد لینا بے دینی پر محمول ہے اور لفظ چوہڑے وچمار کا ترجمہ کسی اہل لغت نے انبیا و اولیا نہین کیا ہے۔

جناب مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُن لوگون کی نسبت لکھا ہی جو لونا چماری اور کلوابر۔ اور بھوانی دکالی وغیرہ وغیرہ کے ماننے والے ہین اور چوہڑے وچمار کا لفظ تحریر فرماکر دفع دخل مقدر کردیا تاکہ کسی کو کچھ اور شبہ نہ ہو۔ لیکن مفتی صاحب نے انبیا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اسکا مصداق بنالیا۔ اور علانیہ چوہڑے وچمار لکھدیا اگر کوئی شخص کہے کہ چمار کو بلالاؤ۔ یا چوہڑے کو لے آؤ تو کیا اُس سے مراد انبیا و اولیا ہونگے ہرگز ہرگز نہین۔

اور صفحہ ۴ پر جناب مفتی صاحب فرماتے ہین۔ عبارتہ۔

ثالثًا وہابیہ نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر اپنے برتاؤ سے اسمٰعیل کو نبی کریم بلکہ زائد اور اُسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنالیا ہی ایسے محل پر کوئی اوسے کافر مرتد ملعون

یعنی خاطی مخطی تارک اولیٰ لکھے تو کیون آپ کو بُرے لگے۔

جواب۔ اہلسنت والجماعت کو یہ بے ادبی ضرور بُری لگی کہ آپ نے اپنی عبارت مرقومہ بالا مین حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ ارفع مین محض لفظ۔ رسول۔ اور قرآن مجید کی شانِ اقدس مین صرف لفظ۔ قرآن۔ قلمبند کیا ہے۔ آپ پر لازم ہے کہ گروہ اہلسنت والجماعت کا رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور قرآن عظیم کو چھوڑنا اور حضرت مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم بلکہ اُن سے زائد اور اُنکی کلام کو قرآن عظیم بلکہ اُس سے ازید بنانا ثابت کرین۔

اور صفحہ ۱۱ مین مفتی صاحب فرماتے ہین۔ عبارتہ۔

ثانیاً سرکار۔ اگر انصاف کی نگاہ سے دیکھین گے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات وہابیہ اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے اُنکی نگاہ مین قرآن عظیم سے کہین زیادہ اُسکی عزت ووقعت ہے کوئی نصرانی قرآن پر اعتراض بکے اور سے سنین گے عقل وہوش کے ساتھ جواب دین گے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر اعتراض کا نام لیا اور بدن مین آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور انصاف وخرد سے بیگانہ وبخبر۔

جواب۔ جناب مفتی صاحب نے حضرات وہابیہ اسمعیلیہ کی برکت سے اِس جملہ مین قرآن عظیم قلمبند کیا ہے اِس سے حضرت مولانا صاحب شہید کی کرامت اظہر من الشمس ہے کہ اُنکے اسم گرامی کی وجہ سے اِسی جملہ مین قرآن مجید کی تعظیم کی ہے۔ اور لفظ نصرانی کا یہ اثر ہوا کہ اُسکے بعد قرآن مجید کی صفت کو اوڑا دیا محض لفظ قرآن ہی پر اکتفا کیا۔ اور ہمنے بقول آپ کے انصاف کی نگاہ سے دیکھا حضرات وہابیہ اسمعیلیہ یعنی اہلِ حدیث اور دیوبندی کی تقویۃ الایمان کے ساتھ یہ حالت نہین ہے کہ اُن کی نگاہ مین بقول آپ کے قرآن عظیم سے کہین زیادہ اُسکی عزت ووقعت ہے بلکہ قرآن عظیم کے برابر بھی نہین جانتے ہین۔ اور بقول آپ کے نصرانی قرآن پر اعتراض بکے اور سے سنین گے عقل وہوش کے ساتھ جواب دین گے تاکہ احقاق حق اور ابطال باطل کرسکین اِس واسطے کہ یہ امر بغیر عقل وہوش کے محال ہے سرکار جنید وخانکی

گپ اور بریلی کے پاگل خانہ کے پاگلوں کی بڑ۔ اور سادہ ہو بچہ کی تڑے کام نہیں چلتا ہے اسکا نام مناظرہ ہے قصہ وکہانی اور من مانی نہیں ہے بے عقل و ہوش کے جواب دینا آپ کو مبارک ہو۔ اور کوئی سنی یعنی اہل سنت والجماعت میں سے تقویۃ الایمان پر اعتراض کریگا تو ضرور غصہ آئیگا کہ سنی ہوکر اس کے بدن میں بقول آپ کے تقویۃ الایمان سے کیوں آگ لگ گئی کیوں جامے سے باہر ہوگیا اور انصاف و خرد سے بیگانہ و بیخبر۔

ہم اس محل پر ایک مثال پیش کرتے ہیں مگر تھوڑا سا مقلوب محل درکار ہے ورنہ افہام و تفہیم دشوار ہے۔ اگر آپ کو آپ کا مرید خاص اور فرزند ارجمند گالیاں دے تو بمقابلہ نصرانی یہودی کے زیادہ ناگوار ہوگا اسوقت بقول آپ کے بدن میں آگ لگ جائیگی۔ یا جامے سے باہر ہو جائیں گے اور انصاف و خرد سے بیگانہ و بیخبر

اور جناب مفتی صاحب بریلوی ص۶۶ پر ارقام فرماتے ہیں۔ عبارتہ۔

ثانیاً للہ الانصاف للہ انصاف برا ماننے کی بات نہیں ہے مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہوں اگر کوئی بے تہذیب شخص سر بازار مثلاً اسے کو گدھے کا بچہ۔ کتے کا بچہ۔ سور کا جنا۔ کہکر پکارے تو وہاں بھی پیش و پس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت میں تحقیر منظور ہے یا نہیں۔

جواب۔ چونکہ آپ نے دہائی دیکر اور للہ انصاف للہ انصاف لکھکر ہم کو مجبور کیا لہذا ہم للہ انصاف کرتے ہیں۔ کہ حضرت مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اشارتاً بھی تحقیر نہیں کی جسکو ہم مفصلاً ثابت و ظاہر کرچکے ہیں البتہ آپ ہی بے تہذیب اور بازاری شخص بن گئے اس واسطے کہ جن الفاظ کو خود ہی بے تہذیب شخص اور بازاری کی طرف منسوب کیا ہے وہی الفاظ آپ نے جمع کرکے مشتہر کئے

خود کردہ را علاجے نیست

ہمارے نزدیک مثالاً بھی ایسے الفاظ جو بے تہذیب اور بازاری شخص کے زبان زد ہوں لکھنا شرافت اور فضیلت کے خلاف ہے اور فقہا رحمہم اللہ تعالیٰ

نے اس قسم کے الفاظ مثلاً بھی کسی مقام پر ارقام نہین فرماتے ہین - اور حضور کو تین نقطے کیون بہت لگے اگر کسی خاص وجہ سے برے لگتے ہین تو اپنے اسم شریف احمد رضا خان - اور اپنے دادا صاحب کے نام اقدس رضا علی - اور اپنے فرزند ارجمند کے نام نامی - حامد رضا خان - پر سے یہ تین اڑادین - ورنہ بقول اپنے ان تین کی بدولت صفات شنیعہ مرقومہ بالا کے مستحق ہوجائینگے اس واسطے کہ تین نقطے دیکرہی گدھے کا بچہ کتے کا بلا - سور کا جنا - ارقام فرمایا ہے - اور مجھے اس امر کی بھی حیرت ہے کہ تین نقطے غیر ذی روح ہین اور صفات شنیعہ مذکورہ کا اطلاق ذی روح کیلیے مسلّم ہے آپ نے غیر ذی روح کے لیے کیسے مخصوص کردیا - اور اگر ان تین نقطون سے کوئی ذات خاص مراد ہے تو یہ بدیہی اور ضروری امر ہے کہ وہ - بندۂ خدا امتِ مصطفےٰ صلعم - اولاد آدم مین سے ضرور ہوگا اور جب بندۂ خدا - امت مصطفےٰ صلعم - اولاد آدم کے یہ صفات مذکورہ ہین تو پھر آپ اور آپ کے آبا و اجداد و اساتذہ و مرشدین و تلامذہ و مریدین کیا ٹھیرے افسوس صد افسوس ایسے الفاظ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین علیہم الصلوٰۃ والسلام مین سے کسی سے منقول نہین ہین یا شاید تین نقطون سے اشارہ اس طرف ہوگا کہ جیسے تین نقطے خالی ہین - معانی - مفاہیم - مصادیق سے اسی طرح ان الفاظ مرقومہ کا پتہ قرون ثلٰثہ مین نہین ہے - اسکے مجدد خاص ہم ہین -

خوب فرمایا جناب حکیم مولوی ابوالظفر محمد اختر حسن صاحب اختر حنفی قادری سہسوانی نے کسی صفا الاسلام واضر المسلمین کے بارہ مین دیکھو اخبار یونین گزٹ مطبوعہ بریلی نمبر ۱۷-۱۸ - مرقومہ ۷ - ۱۴ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۵

صفا کہتا ہے کہ عبارت کی امان مومنین خائن وکاذب ہوں دین میں شیطان مومنین

صفا ہے گا اضر ہو کبھی شیطانِ لعین

اسپہ دعویٰ ہے اوسے صاحب ایمان مومنین

لعنت اللہ علے اعضا رہی کوڑا میرا
خرِ دجال ہے دہ عیسیٰ دوران مومنین

عنار ملعون ہی ناری ہی بقولِ باری
لاکھ جھک مارے کہے امتِ ذیشان مومنین

جو ضلالت کو سمجھتا ہی ہدایت اختر
ایسے بے دین پہ ہے خنجرِ برّان مومنین

اور مفتی صاحب بریلوی الکوکبۃ الشہابیہ صلاہ مین فرماتے ہین۔ (عبارتہ)

(ا) کے دو خدا ہزار خدا لاکھون خدا ممکن ہین۔

(س) کے اللہ عز وجل کا مرجانا ممکن۔

(ام) اُسکا اندھا ہونا ممکن۔

(ع) بندون سے مغلوب و عاجز ہونا ممکن۔

(ی) اوسے سولی دیکر مارنا ممکن۔

(ل) اوسے آگ مین جلانا راکھ برباد کردینا ممکن۔

تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مومن ہین یا کافر شریعتِ محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہی یا کچھ نہین۔ بینوا توجروا۔

مجیب مؤدبانہ عرض کرتا ہی کہ یہی حرف (ا) مفتی صاحب کے نام نامی احمد رضا خان مین تین بار۔ اور رضا علیخان مین دو جگہ۔ نقی علیخان مین ایک جگہ۔ چھے میان مین ایک جگہ۔ شاہ ابو الحسین مین تین جگہ۔ حسن رضا خان مین دو جگہ۔ حامد رضا خان مین تین جگہ۔ شاہ حمزہ مین ایک جگہ۔ موجود ہی۔

اور یہی حرف میم (م) نمبر ا ونمبر ۴ ونمبر ۷ ونمبر ۸ مین ایک ایک بار آیا ہی۔

اور یہی حرف (ع) نمبر ۲ و نمبر ۳ مین ایک ایک بار آیا ہی۔

اور یہی حرف (ی) نمبر ۲ مین اور نمبر ۵ مین ایک ایک بار۔ اور نمبر ۳ اور ۷ مین مکرر موجود ہی۔

اور یہی حرف (ل) نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۵ مین ایک ایک بار رسایہ انگن ہی۔

محمد علی

ان سب کے بارہ مین دیکھین مفتی صاحب بریلوی کیا حکم ارقام فرماتے ہین
اگر جناب مفتی صاحب یہ فرمادین کہ ان حروف متفرقات سے مراد ہماری حضرت
مولانا صاحب شہید سے ہی تو پھر ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ اُنکا نام اقدس
الف - سین وغیرہ ہرگز نہین ہی اور اگر یہ ارشاد ہو کہ ہمنے اُن کے نام کے حروف لیکر
یہ تحریر فرمایا ہی تو اس پر ہر طفل مکتب بھی خندہ زن ہوگا کہ تمام حروف ملاکر حضرت
مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اسم شریف پیدا ہوتا ہی نہ فرداً فرداً سے اور یہ
نام تو حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا بھی ہی ان حروف جدا گانہ کو مقید کردیا
ہوتا ورنہ اکثر مسلمانون کا گمان ہی کہ مفتی صاحب بریلوی کو سیدنا حضرت اسمٰعیل
علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے عداوت خفی و خصومت قلبی ہی اور جناب مولانا صاحب شہید
رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے الفاظ کسی مقام پر نہ ارشاد فرمائے اور نہ ارقام -
محض آپ کی قوت وہمیہ کا فعل ہی -

خوب ارشاد فرمایا آپ کے پیر بھائی جناب مولانا مولوی حکیم حاجی سید محمد
بدر الحسن صاحب ابو الحسن حنفی قادری سہسوانی نے بدر الہدیٰ مطبوعہ کانپور
صفحہ ۱۱ پر - عبارتہ -

الجواب ومنہ الہدایۃ الی الحق والصواب

پہلے بھائی صاحب ان حروف غیر ذوی العقول کا کلیم اور قائل ہونا ثابت
کردین جب اعتراض کرین اور یہ مسئلہ مسلمہ ہی کہ حروف ستہ مسؤلہ غیر ذی روح اور
غیر ذوی العقول ہین انکی طرف کلام کو منسوب کرنا عقلاً و نقلاً غیر ممکن اور محال بالذات
ممتنع بالغیر - ممتنع عقلی - محال شرعی - محال عادی سب کچھ ہی - اور مومن - یا کافر یہ
دونون صفتین متضادہ بھی ذی روح اور ذوی العقول کے لیے مسلّم ہین حروف ستہ
مرقومہ کو اسکا مصداق بنانا ممتنع عقلی محال شرعی - محال عادی ہی -

بھائی صاحب غور فرماوین کہ خدائے کریم علیم و حکیم قرآن عظیم مین جا بجا - یا ایہا
الذین آمنوا - انسان کے لیے ارشاد فرماتا ہی اور ایسے ہی قل یا ایہا الکافرون - یہان پر

حروف تہجی مراد و مشار الیہ ہین مین۔ اور یہ قاعدہ ہے نحو کا کہ منادی ذی روح ہوا کرتا ہے اور پھر اس حکم محکم سے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اظہر من الشمس ہوگیا کہ یہی دونون جن و انس۔ اوامر و نواہی سے مکلف اور محکوم علیہ ہین۔

اور بھائی صاحب نے۔ لفظ (لوگ) ارقام فرما کر تاویل کی گنجایش بھی باقی نہ چھوڑی۔ اسواسطے کہ اُردو زبان مین لفظ۔ لوگ۔ کا اطلاق انسان کے لیے مستعمل ہے اور یہ بھی خیال نہ فرمایا کہ یہی حرف (ا) اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کے اسم ذاتی اور صفاتی جیسے اللہ۔ قادر۔ غفار۔ ستار۔ جبار۔ قہار۔ واحد۔ احد۔ وغیرہ وغیرہ مین اور حضرت احمد مجتبیٰ کے اسم گرامی اور جناب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے لقب اقدس۔ اور حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی کے نام انور مین چمک رہا ہے
اور یہی حرف (س) اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمای صفاتیہ جیسے یا سلام۔ یا سبحان۔ یا سمیع۔ یا قدوس وغیرہ مین جلوہ نما ہے اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم صفاتی۔ (یٰس) مین رونق افزا ہے۔ اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما الصلوٰۃ والسلام کے نام انور مین چمک رہا ہے۔
اور یہی حرف میم (م) خداے کریم غفور رحیم کے اسمای صفاتیہ جیسے علیم قدیم کلیم۔ رحمٰن۔ مالک۔ معبود وغیرہ اور حضرت سرور عالم صلعم کے اسماے ذاتیہ و صفاتیہ جیسے احمد مجتبیٰ۔ محمد مصطفیٰ۔ مزمل۔ مدثر وغیرہ۔ اور حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اور حضرت عبد القادر محی الدین جیلانی قدس سرہ العزیز کے نام نامی مین مہک رہا ہے۔
اور یہی حرف (ع) حق سبحانہ تعالیٰ کے اسمای صفاتیہ جیسے علیم۔ علی۔ عدل۔ اور حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی و حضرت علی و حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمای گرامی مین جلوہ نما ہے۔
اور یہی حرف (ی) اللہ جلشانہ و عزاسمہ کے اسمای صفاتیہ جیسے رحیم۔ قدیر۔ بصیر۔ خبیر۔ وغیرہ مین اور حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اسمای صفاتیہ

جیسے یٰس ۔ وغیرہ مین اور حضرت علی اور حضرت امام حسین اور حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام نامی مین کھل رہا ہی ۔

اور یہی حرف (ل) رب العزت کے اسم ذاتی وصفاتی جیسے اللہ ۔ علیم ۔ حلیم ۔ سلام ۔ جلیل ۔ وغیرہ ۔ اور حضرت رسالت مآب صلعم کے اسم صفاتی ۔ جیسے مزمل اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اسم ذاتی مین چمک رہا ہی ۔

العبد الجانی احقر الزمن

محمد بدر الحسن ابو الحسنٰن

عافاہ اللہ عن المحن حنفی قادری سہسوانی

اور جناب مفتی صاحب بریلوی الکوکبۃ الشہابیہ صفحہ ۱۰ مین فرماتے ہین ۔

(ا) کہتا ہی اللہ تعالیٰ کا مرجانا ممکن ۔

مجیب عرض کرتا ہی کہ صفحہ ۱۰ پر جو مقولہ حرف سین کیطرف منسوب کیا تھا وہ عبارت ہذا مین الف کیطرف منسوب کر دیا اور جو الف کیطرف تھا وہ سین کیطرف منسوب کر دیا حالانکہ الف سین نہین بن سکتا اور سین ۔ الف ۔ نہین ہو سکتا ہے اجتماع ضدین ہی اور اجتماع ضدین محال ہی ۔ قولہ ۔

(م) عالم کے بہت اجزا غیر ارض وسما قدیم وازلی ہین ۔

مجیب عرض کرتا ہی ۔ کہ جب حرف میم ۔ عالم کی حقیقت اور اقسام تعریف سے ناواقف ہی تو پھر اُسکے اجزا کو قدیم وازلی کیسے کہہ سکتا ہی ۔ جناب مفتی صاحب مہربانی فرما کر پہلے حرف میم سے جو اسوقت بھی موجود ہی عالم کی تعریف اور تقسیم کرا دین بعدہ اُسکے اِس مقولہ کو ثابت کرین ۔ قولہ ۔

(ع) خدا کی جورو تو نہین ہان کنیز ۔ سریہ جنہین حرم کہتے ہین بہت سی ہین معاذ اللہ وہ اُنکے ساتھ شب باش ہوتا ہی مگر عزل کرتا ہی کہ ولد نہ لازم آئے ۔

مجیب عرض کرتا ہی حرف (ع) بھی جورو ۔ کنیز ۔ عزل ۔ ولد وغیرہ کے مفہوم کلی وجزئی سے لاعلم محض ہی اُسکی طرف اِس قول کو منسوب کرنا ممتنع عقلی ۔

محال شرعی - محال عادی ہے - اور عبارت ہذائین معاذ اللہ کہکر توبہ کرنا چہ معنی دارد ہر ذی عقل و ہوش اس امر کو سمجھ سکتا ہے کہ حرف عین کا یہ مقولہ نہین ہے - **قولہ**

(ی) خدا کے چھ منھ ہین چار پورب پچھم - اُتر - دکھن - اور ایک اوپر اور ایک نیچے -

مجیب عرض کرتا ہے - حرف (ی) بھی پورب - پچھم - اُتر - دکھن - تحت و فوق - کے افہام و تفہیم سے مبرا ہے - **قولہ**

(ل) خدا بڑا موٹا بیشمار لمبا ہے -

مجیب عرض کرتا ہے حرف (ل) بھی بڑے اور موٹے اور لمبے کے معنے و مفہوم سے بیخبر ہے -

اب ہم اس رسالہ کو ایک تقریر دلپذیر اور مناجات پر ختم کرتے ہین جناب مولانا حکیم حاجی مولوی سید محمد بدر الحسن صاحب ابو الحسنین حنفی قادری سہسوانی - بریلی کے پاگل خانہ کے پاگلون اور ایک محقق کی گفتگو ارقام فرماتے ہین دیکھو سچا فوٹو مطبوعہ لکھنؤ ص ۹۹ -

(عبارتہ)

ایک پاگل - ارے میان ہمنے بڑیلی -

محقق - تم تو چیستان اور پہیلی کہتے ہو خیر اتا پتہ تو بتا دو -

پاگل - ہمنے وہابیون یعنی اللہ والون کی بڑی خبر لی -

دوسرا پاگل - ہم نے بریلی -

محقق - اسکا کیا مطلب ہوا -

پاگل - قہقہہ مار کر وہی وہی بس سمجھ جاؤ -

محقق - سچ بتاؤ کیا ہے -

پاگل - ارے بھائی ہمنے اپنی دختر کی شادی مین - بری لی -

محقق - تمھاری دختر کہان سے آئی -

پاگل - واہ صاحب واہ - پھر ایسی بات نہ کہنا ہماری بی بی صاحبہ ہمارے بغیر بھی سال بسال بچہ جنتی ہین

محقق - ایسا سُنا نہیں ۔

پاگل - تم تو بالکل کھولتے ہو ارے میاں ہمارے گرو گھنٹال کا حکم ہے کہ وہابیہ اور شیعہ کے نکاح نہیں ہوتا ہے محض زنا ہوتا ہے اور ہماری بیم صاحبہ شیعہ مذہب ہیں اسواسطے ہمنے اجازت عام دیدی ہے کہ تم مختار ہو - بحالت زنا ہمارا اور غیر مرد - دونوں کا حکم واحد ہے ۔

تیسرا پاگل - بُرنَی ۔

محقق - یہ کیا معمّا ہے ۔

پاگل - ہمنے اپنی زوجہ خود کے ساتھ جسکا ترجمہ ہمارے گرو گھنٹال نے فاحشہ رنڈی لکھا ہے - جماع نہیں کیا اغلام کیا ۔

محقق - اسمین کیا نفع ہے ۔ پاگل تین فائدے ہین ۔

(نمبر۱) ہمکو جماع سے عادتا نفرت ہے اور اغلام سے محظوظ ہوتے ہین ۔

(نمبر۲) اولاد نہ ہوگی جسکی وجہ سے بی بی صاحبہ کبھی جننے کی اذیت سے بچینگی اور ہمکو بھی کسیکا سُسرا بنانہ پڑیگا - اور اولاد بھی ولدالزنا کے خطاب سے مامون رہیگی اسواسطے کہ ہم باہم شیعون و وہابیون سے مناکحت کرتے ہین اور ہمارے گرو گھنٹال نے انکے مناکحت کرنے کو زنا اور اولاد کو ولدالزنا ارقام فرمادیا ہے اور فتویٰ دیدیا ہے ۔

(نمبر۳) اور اغلام مین ماہواری وغیرہ کا بھی اندیشہ نہین ہے ۔

چوتھا پاگل - بزبلّی ۔ محقق اس لفظ کی تشریح کرو ۔

پاگل - بز فارسی مین بکری کو کہتے ہین - اور بلّی ایک جانور مشہور ہے جو اکلاً حرام ہے اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ جیسے اس لفظ مین دو نام جانوران حلال و حرام کے جمع ہوگئے ہین ایسے ہی اغلام مین - دو عضو جمع ہوجاتے ہین جسمین فعلاً ایک حلال ہے دوسرا حرام - یعنی مرد کا عضو مخصوص اسی کام کیلیے بنایا گیا ہے اور اخراج بول کا بھی نفع دیتا ہے اور دُبر محض مخرج براز ہے بس سمجھ جاؤ ۔

پانچوان پاگل - بُر بلّی ۔ محقق یہ کیا بات ہوئی ۔

پاگل - اے میان بُر بھی ایک جانور مشہور ہے اور بلّی بھی اور دونون حرام یعنی غیر ماکول اللحم ہین - تو یہ ثابت ہوگیا کہ اس فعل اغلام مین - فاعل و مفعول دونون گنہگار ہین بس سمجھ جاؤ ۔

محقق۔ پھر تم گنہگار کیون رہتے ہو۔

پاگل۔ اے میان ہم وہابی دیوبندی گنگوہی۔ نانوتی و تھانوی وغیرہ نہین مین جنکو ہمارے گرو گھنٹال نے اپنی مغفرت سے مایوس کردیا ہی ہوائی مین جاہے جو کچھ کرین ایک بار اُن کو محظوظ کردینگے سب معاف ہے۔

باقی آئیندہ۔

(مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات)

از تصنیف لطیف جناب مولانا مولوی حکیم و حاجی سید محمد بدرالحسن صاحب ابوالسنین سہسوانی

مناجات

اے خالقِ دارین عجب وقت پڑا ہی
ہی وقت ترے فضل و کرم کا مری مولیٰ
تیراہی سہارا ہی خداوند دو عالم
گر عشق ریا سے ہی تو الفت ہی حسد سے
غیروں نہین تعصب ہی تو اپنون مین خصومت
اے وارثِ عالم تو مدد کر کہ ستم کی
جھک مارے کوئی اپنا عقیدہ تو یہی ہی
افسوس پڑے عقل پہ غفلت کے ہین پردے
صدقے مین محمد کے تو کر رحم خدایا
مین بندۂ ناچیز ہون تو مالکِ کل ہی
نادان مین جو اتراتے ہین تدبیرون پہ اپنی
ہوتا ہی کہین شرک کہین بغض و حسد ہی
رکھتے نہین رحمت پہ جو تیرے ہین بھروسا
کہتا ہون تصور مین یہی نورِ خدا سے

لے جلد خبر سب کا تو ہی عقدہ کشا ہی
ادبار کی چھائی ہوئی ہر سمت گھٹا ہی
گو ہمسے خلاف آج زمانے کی ہوا ہی
اخلاق سے ہمدردی سے دل سب کا بھرا ہی
اب کون مددگار مرا تیرے سوا ہی
ہر سمت سے آتی مرے کانون مین صدا ہی
ہی کسکو بقا تیرے سوا سب کو فنا ہی
دنیا کو سمجھتے ہین یہی عیش کی جا ہی
اس عاصی کی ہر وقت یہی تجھ سے دعا ہی
راضی ہون اُسی امر مین جو تیری رضا ہی
بے حکم ترے کچھ نہین ہوگا نہ ہوا ہی
شیدا ہی کوئی اسپہ کوئی اُسپہ فدا ہی
عقبیٰ مین سوا حسرت و افسوس کے کیا ہی
جو بدرِ عرب مہر عجم ماہِ ہُدے ہی

افسوس گہن لگ گیا اب بدر کو ہے ہے
تو جا کے کہان اے مہِ اسلام چھپا ہے